غریبوں کا حرم
تصنیف لطیف
حضور فیض ملت مُفسر اعظم پاکستان
حضرت علامہ الحافظ ابو صالح مفتی
محمد فیض احمد اویسی رضوی رحمۃ اللہ علیہ
Visit Owaisi Books
www.faizahmedowaisi.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَحْدَہٗ، وَالصَّلَاۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ لَّا نَبِیَّ بَعْدَہٗ.

مقدّمہ

اما بعد! فقیر رسالہ "غریبوں کا حج" سے پہلے حج اور عمرہ کے فضائل عرض کرتا ہے تاکہ وفادار امّتی کو خوشی ہو کہ حضور نبی پاک اللہ کو اپنی امّت کے غریبوں سے کتنا پیار ہے کہ گھر بیٹھے دن اور رات میں کئی حجوں اور عُمروں کا ثواب کمائے۔ہاں امیروں(دنیاداروں) کو گھبرانا نہیں چاہئے کہ یہ اَعمال صالحہ(حج،عمرہ) کا سبب بن رہے ہیں، صرف غریبوں کے لئے نہیں بلکہ امیر بھی وہ اَعمال صالحہ بجالائے تو اسے بھی غریبوں جیسا ثواب ملے گا،اس میں امیروں کو زیادہ خوشی ہونی چاہئے کہ اس کریم نے ثواب میں غنی و غریب کو برابر کا موقعہ دیا۔اب امیروں کو چاہیے کہ اس کے علاوہ وہ نیکیاں زیادہ سے زیادہ کمائیں جو غریب کے بس سے باہر ہیں۔

فضائلِ حج: چونکہ اس رسالے میں غریبوں کو مفت کا حج نصیب ہوگا انہیں بھی معلوم ہونا چاہئے کہ حج کتنی بڑی دولت ہے۔حج کے فضائل بے شمار ہیں۔وہ حج کی کتابوں میں پڑھ لیں، فقیر یہاں چند فضائل عرض کر دیتا ہے۔

اَحادیثِ مبارکہ

(۱) حدیث شریف میں ہے کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام بیت اللہ شریف کی تعمیر سے فارغ ہوئے تو بارگاہِ خداوندی میں عرض کیا کہ تعمیر سے فراغت ہو چکی ہے۔اس پر اللہ جلّ شانُہٗ کی طرف سے حکم ہوا کہ لوگوں میں حج کا اعلان کرو۔حضرت ابراہیم علیہ السلام نے عرض کیا کہ یااللہ! میری آواز کس طرح پہنچے گی؟اللہ جل شانہ نے فرمایا کہ آواز کا پہنچانا ہمارے ذمہ ہے،حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اعلان فرمایا، جس کو آسمان و زمین کے درمیان ہر چیز نے سُنا۔[1]

دوسری حدیث میں ہے کہ اس آواز کو ہر شخص نے سُنا اور لبیک کہا، جس کے معنی ہیں "میں حاضر ہوں"۔[2] یہی وہ لبیک ہے جس کو حاجی اِحرام کے بعد شروع کرتا ہے۔دُرِّ منثور میں ایک روایت نقل کی گئی ہے کہ جس نے ایک مرتبہ لبیک کہا، وہ ایک حج کرتا ہے جس نے اس وقت دو مرتبہ لبیک کہا وہ دو مرتبہ حج کرتا ہے۔اسی طرح جس نے اس سے زیادہ جتنی مرتبہ لبیک کہا، اتنے ہی حج اس کو نصیب ہوتے ہیں۔کس قدر خوش نصیب ہیں وہ روحیں جنہوں نے اس وقت کئی دفعہ لبیک کہا ہوگا، بیسیوں حج ان کو نصیب ہوئے ہوں گے۔[3]

فائدہ: عالمِ اَرواح میں نامعلوم کس نے لبیک کہا اور کس نے نہ کہا لیکن ہمارے بیان کردہ اَعمال صالحہ سے مکہ شریف جانا نصیب نہ ہو تب بھی ایک حج نہیں کئی حجوں کا ثواب ملے گا۔

---

1) (تفسير الطبري جامع البيان، الْقَوْلُ فِي تَأْوِيلِ قَوْلِهِ تَعَالَى: {وَأَذِّنْ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ يَأْتُوكَ رِجَالًا وَعَلَى كُلِّ ضَامِرٍ يَأْتِينَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيقٍ لِيَشْهَدُوا مَنَافِعَ لَهُمْ وَيَذْكُرُوا، 16/ 514، دار هجر للطباعة ، الطبعة: الأولى، 1422 هـ - 2001 م)

2) (المستدرك على الصحيحين، كِتَابُ تَوَارِيخِ الْمُتَقَدِّمِينَ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ، ذِكْرُ إِبْرَاهِيمَ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم خَلِيلِ اللَّهِ عز وجل وَبَيْنَهُ وَبَيْنَ نُوحٍ هُودٌ وَصَالِحٌ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمَا، 2/ 301، الحديث 4026، دار الكتب العلمية، الطبعة: الأولى، 1411 - 1990)

3) (الدر المنثور، سورت الحج تحت آيت 24 ، 6/ 33، دار الفكر، تاريخ النشر بالشاملة: 8 ذو الحجة 1431ھ)

(۲) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص اللہ کے لئے حج کرے اس طرح کہ اس حج میں نہ فحش بات کی ہو اور نہ حکم عُدولی (نافرمانی) کی ہو تو وہ حج سے ایسا واپس آتا ہے جیسا اس دن تھا، جس دن ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا تھا۔[4] (متفق علیہ)

فائدہ: جب بچہ پیدا ہوتا ہے تو وہ گناہوں سے پاک ہوتا ہے کہ اس وقت کوئی گناہ نہیں کیا ہوتا ہے تو جب حج سے واپس آئے گا تو ایسا ہی ہو گا کہ کچھ گناہ ہی نہ ہو گا یعنی تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

حکایت: ایک دفعہ کا واقعہ ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ صفا اور مروہ کے درمیان تشریف فرما تھے کہ ایک جماعت آئی جو اپنے اُونٹوں سے اُتری اور بیت اللہ کا طواف کیا۔ صفا، مروہ کی سَعی کی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے دریافت فرمایا کہ تم کون لوگ ہو؟ انہوں نے کہا کہ ہم عراق سے آئے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہاں کیسے آنا ہوا؟ انہوں نے کہا کہ حج کے لئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کوئی اور غرض تو نہ تھی۔ انہوں نے عرض کیا کہ نہیں۔ اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ از سرِ نو (نئے سرے سے) اَعمال کرو۔[5]

فائدہ: یعنی تمہارے پچھلے گناہ تو معاف ہو گئے اب تم از سر نو عمل کرو کہ جو کچھ اَعمال کرو گے وہ تمہارے لئے گویا انعام کی حیثیت رکھتا ہے یہ سب کچھ حج کی برکت سے ہے۔

(۳) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے کہ حجِ مبرور (مقبول) کا بدلہ جنت کے سوا کچھ نہیں۔[6] (بخاری و مسلم)

فائدہ: لوگ بہشت (جنت) کے ٹکٹ کے حصول کے لئے کیا کچھ نہیں کرتے، لیکن حاجی کے لئے حج کا ٹکٹ مفت ہے اور فقیر کے بتائے ہوئے اَعمال کے عامل (کرنے والے) کے لئے تو نہایت ہی مفت ہے۔

(۴) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ کوئی دن ایسا نہیں جس میں اللہ تعالیٰ عَرَفہ کے دن سے زائد بندوں کو جہنم سے نجات دیتا ہے (یعنی جتنی کثیر مقدار میں عَرَفہ کے دن خلاصی ہوتی ہے اتنی کثیر تعداد کسی اور دن کی نہیں ہوتی) حق تعالیٰ شانہ (دنیا کے) قریب ہو کر فخر کے طور پر فرماتا ہے، یہ بندے کیا چاہتے ہیں؟۔[7] (مسلم شریف)

فائدہ یعنی حاجی کو بخشش کی نوید (خوشخبری) بھی سناتا ہے پھر بھی کہتا ہے کہ کچھ اور مانگ۔

(۵) مشکوۃ شریف میں یہ حدیث ہے کہ جب عَرَفہ کا دن ہوتا ہے تو حق تعالیٰ شانہ سب سے نیچے کے آسمان پر اُتر کر فرشتوں سے فخر کے طور پر فرماتا ہے کہ میرے بندوں کو دیکھو کہ میرے پاس ایسی حالت میں آئے ہیں کہ سر کے بال بھرے ہوئے ہیں، بدن پر اور کپڑوں پر سفر کی وجہ سے غبار پڑا ہوا ہے، لَبَّیْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّیْكَ کا شور ہے۔ دُور دُور سے چل کر آئے ہیں، میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے ان کے گناہ معاف کر دیئے۔ فرشتے عرض کرتے ہیں کہ یا اللہ! فُلاں شخص گناہوں کی طرف منسُوب (جُڑا ہوا) ہے اور فُلاں عَورت، تو حق تعالیٰ کا اِرشاد ہوتا ہے کہ "میں نے اِن سب کی مَغفِرت کر دی۔" حُضور ﷺ فرماتے ہیں کہ اِس دِن سے زیادہ کسی دِن بھی لوگ جہنّم کی آگ سے آزاد نہیں ہوتے۔[8]

---

4) (صحيح مسلم ، كِتَابُ الْحَجِّ ،بَاب فِي فَضْلِ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ وَيَوْمِ عَرَفَةَ ،1/ 983، الحديث 1350، دار إحياء التراث العربي، عام النشر: 1374 هـ - 1955 م)

5) (المصنف - عبد الرزاق ، كِتَابُ الْمَنَاسِكِ، بَابُ فَضْلِ الْحَجِّ،5/ 5، الحديث 8806، المجلس العلمي- الهند،، الطبعة: الثانية، 1403 هـ - 1983م)

6) (صحيح مسلم ، كِتَابُ الْحَجِّ ،بَاب فِي فَضْلِ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ وَيَوْمِ عَرَفَةَ ،1/ 983، الحديث 1349، دار إحياء التراث العربي، عام النشر: 1374 هـ - 1955 م)

7) (صحيح مسلم ، كِتَابُ الْحَجِّ ،بَاب فِي فَضْلِ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ وَيَوْمِ عَرَفَةَ ،1/ 982، الحديث 1348، دار إحياء التراث العربي، عام النشر: 1374 هـ - 1955 م)

8) (مشكاة المصابيح، كِتَابُ الْمَنَاسِك،بَاب الْوُقُوف بِعَرَفَة،1/ 798، الحديث 2601، المكتب الإسلامي، الطبعة: الثالثة، 1985م)

(۶) حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ کا ارشاد ہوتا ہے کہ حاجی کی سفارش چار سو گھرانوں میں مقبول ہوتی ہے[9] یا یہ فرمایا کہ اس کے گھرانے میں سے چار سو آدمیوں کے بارے میں قبول ہوتی ہے (راوی کو شک ہو گیا کہ کیا الفاظ فرمائے تھے؟) اور (یہ بھی فرمایا کہ) حاجی اپنے گناہوں سے ایسا پاک ہو جاتا ہے جیسا کہ پیدائش کے دن تھا۔[10] (ترغیب)

فائدہ: چار سو آدمیوں کے بارے میں سفارش قبول ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اتنے لوگوں کی مغفرت کا تو گویا عدہ ہے کہ اللہ جل شانہ کی طرف سے اس سے زیادہ بھی ہو سکتا ہے چنانچہ ایک حدیث آتی ہے کہ حاجی جن کے لئے دعائے مغفرت کرتا ہے وہ قبول ہوتی ہے۔[11]

(۷) حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب حاجی سے ملاقات ہو تو اس کو سلام کرو اس سے مصافحہ کرو اور اس سے پہلے کہ وہ اپنے گھر میں داخل ہو اپنے لئے دعائے مغفرت کی، اس سے درخواست کرو۔ اس لئے کہ وہ گناہوں سے پاک وصاف ہو کر آیا ہے۔[12] (مشکوۃ شریف)

فائدہ: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حاجی کی دعا قبول ہوتی ہے اور اس بارے میں تو بکثرت اَحادیث آئی ہیں، چنانچہ ایک حدیث میں ہے کہ مجاہد اور حاجی اللہ کا وفد ہیں جو مانگتے ہیں وہ ملتا ہے جو دعا کرتے ہیں وہ دعا مستجاب ہوتی ہے۔

فائدہ اتنا بڑا ثواب حاجی صاحب کو ملتا ہے۔ لیکن بہت بڑی مشقّت اٹھا کر، مگر فقیر کے بتائے ہوئے اَعمال پر عمل کرنے سے بلا مشقّت اتنا بڑا ثواب عطا ہوتا ہے۔

عمرہ: فقیر کے بیان کردہ اَعمالِ صالحہ کا ثواب حج کا بھی ہے اور عمرہ کا بھی اور عمرہ بھی کوئی معمولی عمل نہیں، علماءِ کرام فرماتے ہیں کہ "عمرہ، حجِ اَصغر ہے اور حج، حجِ اَکبر ہے۔

فضائلِ عمرہ

1) بخاری اور مسلم میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «الْعُمْرَةُ إِلَى الْعُمْرَةِ كَفَّارَةٌ لِمَا بَيْنَهُمَا»۔[13]

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ ایک عمرہ دوسرے عمرہ تک ان کے درمیانی حصّہ کے (گناہوں کے) لئے کفّارہ ہے۔

فائدہ: اس حدیث کی شرح میں محدّث شیخ عبدالحق اشعۃ اللمعات ، ج ۲، ص ۳۲۱ میں لکھتے ہیں:

و علماء دراں جا مخصوص بَصغایر داشته و کفارت بکبائر مخصوص بحج است

ترجمہ: علماء نے اس کفّارہ کو صغیرہ گناہوں کے ساتھ مخصوص کیا ہے اور کبیرہ گناہوں کا کفّارہ حج کے ساتھ مخصوص ہے۔

فائدہ: اس قسم کی حدیثیں فقط حقوق اللہ کے گناہوں سے متعلق ہیں، ان سے حقوق العباد کے گناہ معاف نہیں ہوتے۔

(۲) مسندِ امام احمد اور معجم الطبرانی میں حضرت ابو نجیح عمرو بن عبسہ السلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

---

9) (كنز العمال، كتاب الحج والعمرة،الفصل الأول: في فضائل الحج،5/ 14، الحديث 11838، مؤسسة الرسالة، الطبعة: الخامسة، 1405 هـ - 1985 م)

10) (الترغيب والترهيب ، كتاب الحُج التَّرْغِيب فِي الحُج وَالْعمْرَة وَمَا جَاءَ فِيمَن خرج يقصدهما فَمَاتَ،2/ 108، دار الكتب العلمية ، الطبعة: الأولى، 1417ھ)

11) (المستدرك على الصحيحين ، أَوَّلُ كِتَابِ المَنَاسِكِ،1/ 609، الحديث 1612، دار الكتب العلمية، الطبعة: الأولى، 1411ھ - 1990م)

12) (مشكاة المصابيح، كِتَابُ المَنَاسِك،الْفَصْل الثَّالِث،2/ 778، الحديث 2538، المكتب الإسلامي، الطبعة: الثالثة، 1985م)

13) (صحيح مسلم ، كِتَابُ الحَجِّ ،بَاب فِي فَضْلِ الحَجِّ وَالْعُمْرَةِ وَيَوْمِ عَرَفَةَ ،1/ 983، الحديث 1349، دار إحياء التراث العربي، عام النشر: 1374 هـ - 1955 م)

قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «ثُمَّ عَمَلَانِ هُمَا أَفْضَلُ الْأَعْمَالِ إِلَّا مَنْ عَمِلَ بِمِثْلِهِمَا: حَجَّةٌ مَبْرُورَةٌ أَوْ عُمْرَةٌ». [14]

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ افضل عمل مبرور (مقبول) حج یا مبرور عمرہ ہے۔

(۳) البیہقی نے شعب الایمان میں اور النسائی نے سُنَن میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے:

قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «وَفْدُ اللهِ ثَلَاثَةٌ: الْحَاجُّ، وَالْمُعْتَمِرُ، وَالْغَازِي». [15]

ترجمہ: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ اللہ کا وفد تین (قسم) اَفراد ہیں، جہاد کرنے والا اور حج کرنے والا اور عمرہ کرنے والا۔

(۴) ابنِ ماجہ کی ایک روایت میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی راوی ہیں:

الْحُجَّاجُ وَالْعُمَّارُ، وَفْدُ اللهِ إِنْ دَعَوْهُ أَجَابَهُمْ، وَإِنِ اسْتَغْفَرُوهُ غَفَرَ لَهُمْ[16]

ترجمہ: "رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ حج کرنے والے اور عمرہ کرنے والے اللہ تعالیٰ کا وفد ہیں یہ اگر دعا مانگیں تو اللہ تعالیٰ ان کی دعا قبول فرماتا ہے اور اگر یہ مغفرت چاہیں تو ان کی مغفرت فرماتا ہے"۔

(۵) البیہقی شعب الایمان میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے راوی ہیں:

مَنْ خَرَجَ حَاجًّا أَوْ مُعْتَمِرًا أَوْ غَازِيًا، ثُمَّ مَاتَ فِي طَرِيقِهِ، كَتَبَ اللهُ لَهُ أَجْرَ الْغَازِي وَالْحَاجِّ وَالْمُعْتَمِرِ. [17]

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص حج کے لئے یا عمرہ کے لئے یا جہاد کے لئے نکلے، پھر وہ رستے میں مر جائے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے غازی کا، حاجی کا اور مُعْتَمِر (عمرہ کرنے والے کا) اجر تحریر فرما دیتا ہے۔

اور بھی بہت سی حدیثیں ہیں، جن کی اس مختصر رسالے میں گنجائش نہیں۔ بہر حال اتنا بڑا ثواب ان غریبوں اور امیروں کو مفت ملے گا جو آنے والے اَعمال صالحہ پر عمل کرتا ہے۔

ازالہ وہم: اس سے کوئی اس وہم میں مبتلا نہ ہو کہ ان اَعمالِ صالحہ پر عمل کے بعد حج و عمرہ کی ضرورت نہیں یا واقعی (حقیقت میں) وہ "حاجی صاحب" بن گئے یا عمرہ والے ہو گئے۔ بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ اجر و ثواب نصیب ہو گا نہ کہ اَحکام بھی ان اَعمال سے مرتّب ہونگے۔ یاد رہے کہ اَحکام اور ہیں اور اجر و ثواب اور اس کی تفصیل آگے آئے گی۔ (ان شاء اللہ)

---

14) (مسند أحمد ،مُسْنَدُ الشَّامِيِّينَ،حَدِيثُ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ،.،28/ 251، الحديث 17027، مؤسسة الرسالة، الطبعة: الأولى، 1421 هـ - 2001 م)

15) (شعب الإيمان ، الخامس و العشرين من شعب الإيمان - و هو باب في المناسك ، فضل الحج و العمرة ، 3 / 475 ، الحديث 4102 ، دار الكتب العلمية ، الطبعة الأولى، 1410ھ)

16) (سنن ابن ماجه، كِتَابُ الْمَنَاسِكِ،بَابُ فَضْلِ دُعَاءِ الْحَاجِّ، 2 / 966، الحديث 2892، دار إحياء الكتب العربية، تاريخ النشر بالشاملة: 8 ذو الحجة 1431ھ)

17) (شعب الإيمان ، الخامس و العشرين من شعب الإيمان - و هو باب في المناسك ، فضل الحج و العمرة ، 3 / 474 ، الحديث 4100 ، دار الكتب العلمية ، الطبعة الأولى، 1410ھ)

آغاز

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ خالق السموات والارضین والصلوۃ السلام علی من کان نبیاً و آدم بین الماء والطین وعلی آلہ واصحابہ اجمعین

اما بعد! نیکیوں کے حَریص اکثر اَوقات اس تجسّس (کوشش) میں رہتے ہیں کہ کوئی ایسی نیکی میّسر ہو کہ جس کا کام تھوڑا ہو لیکن اجر وثواب بہت زیادہ ہو۔ حضور نبی پاک شہ لولاک ﷺ نے اپنی امّت کے لئے بے شمار ایسی نیکیاں بیان فرمائی ہیں کہ جن کے عمل سے نیکیوں کے اَنبار نصیب ہوں۔ ان میں سے چند ایک فقیر ان اَعمالِ صالحہ سے عرض کرتا ہے جن پر عمل کرنے سے حج جیسا ثواب نصیب ہو۔ یہ سب کو معلوم ہے کہ حج کا اجر وثواب مکہ معظمہ میں ایامِ حج (حج کے دنوں) میں مَناسکِ حج (حج کے ارکان) ادا کرنے سے حاصل ہوتا ہے۔ ظاہر ہے کہ اِس قسم کے حج کی سعادتِ عُظمٰی صرف انہی لوگوں کو مل سکتی ہے جو مکہ معظمہ میں اَیامِ حج (حج کے دنوں) میں مَناسکِ حج ادا کریں۔ مکہ معظمہ جانا وہاں اَیامِ حج (حج کے دنوں) میں مَناسکِ حج ادا کرنا، صرف صاحبِ اِستطاعت، دولت مند مسلمانوں کو ہی نصیب ہوتا ہے۔ لیکن اللہ تعالٰی نے محض اپنے فضل وکرم سے بعض دوسرے اَعمال میں بھی حج کے ثواب جتنا اجر وثواب رکھ دیا ہے۔ تاکہ غریب مسلمان بھی حج کے اجر وثواب سے محروم نہ رہیں۔ اسی لئے اس (رسالہ) کا نام بھی فقیر نے "غریبوں کا حج" رکھا۔

انتباہ: نیکیوں کا عاشق، حضور نبی پاک شہ لولاک ﷺ کے احسان وکرم کو نہ بھولے کہ اس کریم رؤف ورحیم نبی ﷺ نے امّتی کے لئے کیسے کیسے انعامات اللہ تعالٰی سے منوائے ہیں مثلاً اسی حج کی کیفیت دیکھ لیجئے کہ اس کی ادائیگی کے لئے ہزاروں روپیہ کے اَخراجات کے علاوہ سفر، گھر سے تا حَرَمین طیّبَین پھر واپسی تک پھر خود حج کی ادائیگی میں مکہ معظمہ تا مِنٰی، مزدلفہ، عَرَفات کے شب وروز کی گرمی، پیاس اور سفر کی صَعوبتیں اور وطن اور اہل وعیال کی دُوری وغیرہ وغیرہ۔ اس کے باوجود شفیق ورؤف رحیم، رحمتِ مجسّم ﷺ نے چند مختصر اور معمولی ایسے روحانی نسخے بتائے جن کے کرنے سے حج کا پورا اجر وثواب مل جائے۔ لیکن حضور سرورِ عالم ﷺ کا احسان وہ امّتی مانے گا جو اپنے نبی پاک ﷺ سے محبت کرتا ہے ورنہ زاہد وخشک اور نیکی کا عاشق کیا جانے وہ تو صرف نیکی کو ہی سمجھتا ہے اور بس۔

نوٹ: یہاں اجر وثواب کی بات ہے ورنہ خود حج اس سے ادا نہیں ہو جاتا۔ اس سے آگاہ رہیں تاکہ کسی غلطی کا شکار نہ ہوں۔

فقط والسلام

مدینے کا بھکاری

الفقیر، القادری، ابو الصالح محمد فیض احمد اویسی رضوی غفر لہ

۲۳ صفر المظفر ۱۳۹۶ ھ

(۱) زیارتِ والدین

ہم نے یہ عنوان سب سے پہلے اس لئے قائم کیا ہے کہ دورِ حاضر کا نوجوان ماں باپ کے نہ صرف حقوق کی ادائیگی سے مَحروم ہے بلکہ ان کی ایسی گت (بُری حالت) بناتا ہے کہ جسے دیکھ کر بد معاش شرمائیں۔ ورنہ کم از کم ان کی تحقیر وتذلیل صراحت یا کنایہ یا کم از کم ان سے طبعی ورنہ دل میں زیادہ نہ سہی معمولی سی کراہت ونفرت تو کہیں نہیں گئی۔ اس موضوع پر فقیر کی مستقل تصنیف "نعمۃ الدارین فی خدمۃ الوالدین" کا مطالعہ کیجئے۔ یہاں صرف یہ سوچیں کہ جن کی صرف زیارت یعنی ان کی خدمت میں حاضری اور ان کے صرف چہرے کے دیکھنے سے حج کا ثواب ملتا ہے تو ان کی باقی دیگر خدمات میں کتنا اجر وثواب ہوگا۔

اَحادیث مبارکہ:

(۱) عن عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ مامن وَلَدٍ بَارٍّ يَنْظُرُ إِلَى وَالِدَيْهِ نَظْرَةَ رَحْمَةٍ إِلَّا كَتَبَ اللهُ لَهُ بِكُلِّ نَظْرَةٍ حَجَّةً مَبْرُورَةً [18](مشکوۃ، ص ۱۳۴)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی نیکوکار بچہ یا بچی نہیں کہ وہ اپنے والدین کو شفقت کی نگاہ سے دیکھے مگر اللہ تعالیٰ اس کے لئے ہر نظر کے بدلے میں حجِ مبرور لکھ دیتا ہے۔ صحابہ نے عرض کیا: اگرچہ وہ ہر روز ایک سو مرتبہ دیکھے؟

فرمایا: «نعم الله أكبر وَأطيب». یعنی ہاں اللہ سب سے بڑا اور سب سے پاک ہے۔

(۲) وعنه قال قال رسول الله ﷺ مَا مِنْ رَجُلٍ يَنْظُرُ إِلَى وَجْهِ وَالِدَيْهِ نَظَرَ رَحْمَةٍ إِلَّا كَتَبَ الله لَهُ بِهَا حَجَّةً مَقْبُولَةً مَبْرُورَةً [19]

ترجمہ: انہی سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کوئی شخص اپنے والدین کے چہرے کی طرف شفقت کی نظر سے نہیں دیکھتا مگر اللہ تعالیٰ اس کے لئے اس کی ہر نظر کے بدلہ میں حجِ مقبول لکھ دیتا ہے"۔(جامع صغیر ، ج ۲، ص ۱۵۰)

فائدہ: ان میں دونوں کا بیک وقت ہونا ضروری نہیں، نہ ہی دونوں کا ہونا ضروری ہے ان میں کسی ایک کی بھی زیارت کرے گا اسی طرح کا اجر وثواب پائے گا۔

(۳) بیہقی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کسی کے ماں باپ دونوں یا ایک کا انتقال ہو گیا اور یہ ان کی نافرمانی کرتا تھا اب ان کے لئے ہمیشہ استغفار کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کو نیکوکار لکھ دیتا ہے۔ [20]

(۴) نسائی و دارمی نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ منان یعنی احسان جتانے والا اور والدین کی نافرمانی کرنے والا اور شراب خواری کی مُداوَمت (ہمیشگی) کرنے والا جنت میں نہیں جائے گا۔ [21]

(۵) صحیح بخاری و مسلم میں مغیرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے یہ چیزیں تم پر حرام کر دی ہیں، ماؤں کی نافرمانی کرنا اور لڑکیوں کو زندہ در گور کرنا اور دوسروں کو جو اپنے اُوپر آتا ہوا سے نہ دینا اور اپنا حق مانگنا کہ لاؤ (یعنی دوسروں کا حق نہ دینا اور اپنا مانگتے رہنا)، اور یہ باتیں تمہارے لئے مکروہ کیں، قیل و قال یعنی فضول باتیں اور کثرتِ سوال اور اضاعتِ مال (مال کا ضایع کرنا)۔ [22]

(۶) صحیح بخاری و مسلم میں عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ یہ بات کبیرہ گناہوں میں سے ہے کہ آدمی اپنے والدین کو گالی دے، لوگوں نے عرض کی، یارسول اللہ ﷺ! کیا کوئی اپنے والدین کو بھی گالی دیتا ہے؟ فرمایا: ہاں۔ اس کی صورت یہ ہے کہ یہ دوسروں کے باپ کو گالی دیتا ہے، وہ اس کے باپ کو گالی دیتا ہے اور یہ دوسرے کی ماں کو گالی دیتا ہے، وہ اس کی ماں کو گالی دیتا ہے۔ صحابہ کرام جنہوں نے عرب کا زمانہ جاہلیّت کا طریقہ

---

18) (مشكاة المصابيح، كِتَابُ الْآدَاب،بَاب الْبر والصلة،3/ 1383، الحديث 4944، المكتب الإسلامي، الطبعة: الثالثة، 1985م)

19) (الجامع الصغير وزيادته ،3/ 1383، الحديث 11962،تاريخ النشر بالشاملة: 8 ذو الحجة 1431ھ)

20) (شعب الإيمان ، الخامس و الخمسون من شعب الإيمان و هو باب في بر الوالدين، فصل في حفظ حق الوالدين بعد موتهما ، 6/ 203، الحديث 7906، دار الكتب العلمية ، الطبعة الأولى، 1410ھ)

21) (السنن الكبرى،كِتَابُ الْعِتْقِ، مَا ذُكِرَ فِي وَلَدِ الزِّنَا وَذِكْرُ اخْتِلَافِ النَّاقِلِينَ لِخَبَرِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو فِي ذَلِكَ، 5/ 17، الحديث 4895، مؤسسة الرسالة، الطبعة: الأولى، 1421 هـ - 2001 م)

22) (صحيح مسلم ، كتاب الأقضية،بَاب النَّهْيِ عَنْ كَثْرَةِ الْمَسَائِلِ مِنْ غَيْرِ حَاجَةٍ.،3/ 1341، الحديث 593، دار إحياء التراث العربي، عام النشر: 1374 هـ - 1955 م)

دیکھا تھا ان کی سمجھ میں یہ نہیں آیا کہ اپنے ماں باپ کو کوئی کیونکر گالی دے گا یعنی یہ بات ان کی سمجھ سے باہر تھی، حضور ﷺ نے بتایا کہ مراد دوسرے سے گالی دلوانا ہے۔ (23)

فائدہ: آج یہ دور آگیا ہے کہ خود اولاد اپنے ماں باپ کو گالی دیتی اور انہیں ذلیل وخوار اور بے عزت کرتی ہے، اللہ تعالیٰ ہدایت دے۔

(۲) والدین کی طرف سے حج کرنا

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

«مَنْ حَجَّ عَنْ أَبِيهِ وَأُمِّهِ فَقَدْ قَضَى عَنْهُ حَجَّتَهُ وَكَانَ لَهُ فَضْلُ عَشْرِ حُجَجٍ (24)

ترجمہ: جو شخص اپنے والدین کی طرف سے حج کرے، وہ ان پر فرض ہونے والے حج کی ادائیگی کرتا ہے اور خود اس کے لئے بھی دس (۱۰) حجوں کا ثواب ہے۔

(رواه الدارمی فی السنن و ضعفه السيوطي في الجامع الصغير ، ج ٢)

فائدہ: یہ اپنے حجِ فرض کی ادائیگی کے بعد ہے اور یہ حجِ بدل کا حکم بھی ہے کہ اگر ان پر حج فرض تھا اور ادا نہ کیا تو ان کی طرف سے حجِ بدل کرے ورنہ ایصالِ ثواب کے طور بھی۔ اگر وہ زندہ ہیں تو ان سے نقد دعائیں لے اگر وہ انتقال کر گئے ہیں تو حج کا ثواب ان کو قبر میں خوش کرے گا تو وہ قبر میں دعائیں دیں گے جیسے اَحادیث مبارکہ میں ہے۔ اس طرح سے والدین کے مرنے کے بعد ان کے حقوق کی ادائیگی بھی کر سکے گا۔

الحمد للہ! فقیر نے اپنے حج کی ادائیگی کے بعد اپنے والدین (رحمۃ اللہ علیہما) کی طرف سے حج بھی کئے اور عمرے بھی۔ (الحمد لله على ذلك)

انتباہ: لوگ سمجھتے ہیں کہ صرف ماں باپ کے اولاد پر حقوق ہیں اور بس، یہ غلط ہے، حالانکہ مسئلہ یہ ہے کہ جیسے ماں باپ کے اولاد پر حقوق ہیں، یونہی اولاد کے بھی ماں باپ پر کچھ حقوق ہیں۔ اس کی کچھ مختصر سی بحث فقیر نے اپنے رسالے "نعمة الدارين في خدمة الوالدين" میں عرض کر دی ہے۔

لطیفہ: حدیثِ مذکور ضعیف ہے، ایسے ہی اکثر اَعمالِ صالحہ میں بعض اَحادیث ضعیف ہیں لیکن عوام نے ان اَحادیث پر وہابیوں، دیوبندیوں کو جھگڑتے نہیں دیکھا ہو گا لیکن جب حضور سرورِ عالم ﷺ کے کمالات کی اَحادیث بیان کی جائیں تو فوراً یہ لوگ چیخ پڑیں گے کہ حدیث ضعیف ہے، خواہ ضعیف ہو یا نہ ہو لیکن حدیث کو ضعیف کہیں گے۔ ضرور تجربہ کر لیں حالانکہ اس قاعدہ میں اہلسنت کے ساتھ ان کا اتفاق ہے کہ فضائل میں اَحادیثِ ضعیفہ قابلِ قبول ہیں۔ لیکن حیرانی ہے کہ ہر عملِ صالح پر اَحادیثِ ضعیفہ تو انہیں قبول ہوں لیکن حضور نبی پاک ﷺ کے بارے میں نہ صرف اختلاف کریں گے بلکہ لڑائی جھگڑے پر اُتر آئیں گے۔ (تجربہ کر لیں) معلوم ہوتا ہے کہ ان کے دل میں کچھ ہے۔۔۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: فی قلوبهم مرض الآية (یعنی ان کے دلوں میں مرض ہے۔)

(۳) طلبِ العلم

علم کی طلب اور اس کی تلاش بھی اس دَور میں جُوئے شیر (انتہائی مشکل کام) لانے سے بھی زیادہ ناممکن نہیں تو دُشوار ضرور ہو گیا ہے کہ اس کے قدردان تو قبروں میں چلے گئے لیکن پڑھنے والے اور اس کی طلب والے بھی پہلے تو ملتے نہیں اگر کچھ ہیں تو بادلِ ناخواستہ (دل نہ چاہتے ہوئے بھی)۔ حالانکہ علم وہ جوہر ہے کہ اس کی جتنی فضیلت و شرافت بیان کی جائے کم ہے۔

اَحادیث مبارکہ:

---

23) (صحيح مسلم ، كتاب الإيمان،بَاب بَيَانِ الْكَبَائِرِ وَأَكْبَرِهَا.،1/ 92، الحديث 90، دار إحياء التراث العربي، عام النشر: 1374 هـ - 1955 م)

24) (سنن الدارقطني، كِتَابُ الْحَجِّ،بَابُ الْمَوَاقِيتِ.،3/ 300، الحديث 2610، مؤسسة الرسالة، الطبعة: الأولى، 1424 هـ - 2004 م)

(۱) عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ ﷺ طَلَبُ العِلْمِ أَفْضَلُ عِنْدَ اللہ مِنْ الصَّلَاةِ والصِّيَامِ وَالحَجِّ وَالْجِهَادِ فِي سَبِيلِ اللہ عز وجل [25] (الجامع الصغير للسيوطي ، ج ۲، ص ۵۴)

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ علمِ دین کی طلب اللہ تعالیٰ کے نزدیک نماز، روزہ، حج اور جہاد فی سبیل اللہ (اللہ کی راہ میں جہاد) سے افضل ہے۔

(۲) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

من غدا وراح وهو في تعليم دينه فهو في الجنة [26] (رواه ابو نعيم في الحليه ، جامع صغير ، ص ۱۷۶، ج ۲)

ترجمہ: جو شخص دین کی حالت میں صبح یا شام کو چلا وہ جنت میں ہے۔

(۳) اور شیخ عبید الضر پر اس حدیث کو ان لفظوں میں نقل فرماتے ہیں:

«مَنْ غَدَا إِلَى الْمَسْجِدِ لَا يُرِيدُ إِلَّا أَنْ يَتَعَلَّمَ خَيْرًا أَوْ يَعْلَمَهُ، كَانَ لَهُ كَأَجْرِ حَاجٍّ تَامًّا حِجَّتُهُ[27]

ترجمہ: جو شخص مسجد کی طرف صبح کے وقت چلے اور اس کا ارادہ صرف یہ ہو کہ وہ علمِ دین سیکھے اور سکھائے گا تو اس کے لئے پورے حج کا ثواب ہے۔ (رواہ الطبرانی)

فضائلِ اسلامی عُلوم: علم سے مراد قرآن و حدیث و تفسیر اور فقہ اور وہ جو دین کے لئے مفید ہوں وہی مراد ہیں کالج، اسکولوں اور دوسرے دُنیوی فُنون مراد نہیں ہیں۔ لیکن آج کل انگریز نے ذہنوں کو اُلٹ دیا کہ عُلومِ اسلامیہ کی کوئی قدر و منزلت نہیں اور کالج اور اسکول کی تعلیم کو سر پر اٹھا رکھا ہے۔ اس لئے گذارش ہے کہ علم کی فضیلت سے اسلامی عُلوم مراد ہیں ان کے فضائل بھی بے شمار ہیں اس پر علمائے کرام نے ضخیم کتابیں لکھی ہیں۔

(۴) علمائے کرام کی مالی مُعاوَنت

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی عالم یا طالبِ علم کی امداد کرے اگرچہ کھانے کے ایک لقمہ سے یا کپڑے سے یا پانی کے ایک گھونٹ سے یا ٹوٹی پھوٹی قلم سے یا کاغذ سے تو گویا اس نے ستر مرتبہ بیت اللہ شریف کی تعمیر کی اور اللہ تعالیٰ اسے اُحد پہاڑ جتنا ثواب عطا فرماتا ہے اور ستر مقبول حجوں کا ثواب عطا فرماتا ہے اور گویا اس نے ستر نبیوں کو کھانا کھلایا اور اس کی زندگی کے باقی دنوں میں اس کے گناہ نہیں لکھے جاتے اور اسے ایک ہزار نفل پڑھنے کے ثواب سے زیادہ ثواب دیا جاتا ہے۔ [28] (تذكرة الواعظين ، ص ۵۶)

فائدہ: یہاں وہ عُلما و طلبہ مراد ہیں جو واقعی خدمتِ اسلام میں مُنْہَمِک ہیں کہ وہ لمحہ بھر بھی اپنی ڈیوٹی سے فراغت نہیں پاتے، اگرچہ ایسے عُلما و طلبہ دورِ حاضرہ میں بظاہر نایاب ہیں لیکن ہیں ضرور ایسے عُلما و طلبہ کی خدمت گزاری کے لئے مذکورہ بالا خدمت گذاری پر کثرت اور وثواب کو عوام بلکہ علمائے کرام سے لگاؤ نہ رکھنے والے مُبالغہ آرائی پر محمول کریں گے۔ بہت سے خدا ناترس لوگ اس پر ہنسی مذاق، ٹھٹھا مخول کرتے ہیں اس کی وجہ صرف اور صرف یہ ہے کہ ان کے ذہنوں میں دینی علم کی قدر و منزلت نہیں ورنہ وہ ایسا نہ کرتے۔

---

25) (الجامع الصغير وزيادته ،1/ 8062، الحديث 8062،تاريخ النشر بالشاملة: 8 ذو الحجة 1431ھ)

26) (حلية الأولياء ، مسعر بن كدام،من مسانيد سنده..،7/ 251، مطبعة السعادة، عام النشر: 1394 هـ - 1974 م)

27) (المعجم الكبير، خَالِدُ بْنُ مَعْدَانَ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رضي الله عنه..،8/ 93، الحديث 7473، مكتبة ابن تيمية ، تاريخ النشر بالشاملة: 8 ذو الحجة 1431ھ)

28) (تذكرة الواعظين ، الباب الخامس عشر فى شرف العلم،1/ 33، علي بهائي شرفعلي، ،الطبع 1902ء)

ایک مثال: انجینئر کو ہزاروں روپے اور مزدور کو چند سکے کیوں، یہ بظاہر ناانصافی ہے کہ مزدور بیچارہ بھوکا پیاسا سخت دھوپ میں سارا دن گارا، اینٹ سر پر رکھ کر کھائے اور انجینئر صاحب تھوڑی دیر کے لئے تشریف لائے وہ بھی کار میں سارا کام سمجھا کر واپس پھر امن وچین سے آرام فرمارہے ہیں، اس کا جواب یہی ملے گا کہ اس کی یہ عزت افزائی اس کے فن کی وجہ سے ہے، یہی ہم کہتے ہیں کہ علمائے اسلام کی اتنی بڑی فضیلتیں ان کے علمی جوہر کی وجہ سے ہیں۔

فضائلِ علمائے کرام

دنیا میں جنتی لوگ: حضور نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ جو صبح و شام جائے اس حال میں کہ وہ اپنا دین سکھانے میں مصروف ہو تو وہ جنت میں ہے۔ [29] (ابو نعیم فی الحلیہ)

فرشتے پر بچھائیں: حضور نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ طالبِ علم کے لئے فرشتے اپنے پروں کو بچھاتے ہیں اس چیز کی رضا کے لئے جو وہ طلب کرتا ہے۔ [30] (ابنِ عساکر)

مردوں میں زندہ: حضور نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ علم کا مُتلاشی (تلاش کرنے والا) جاہلوں کے درمیان ایسا ہے جیسا مردوں کے درمیان زندہ۔ [31] (رواہ ابو موسیٰ فی الزیل)

چار میں ایک: حضور نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ "تو صبح کر اس حال میں کہ عالم ہو یا مُتَعَلِّم یا دھیان سے (دین کی باتیں) سننے والا یا محبت کرنے والا (عالم دین سے، علم کی وجہ سے) اور تو پانچواں نہ ہو ناکہ ہلاک ہو جائے گا"۔ [32] (الطبرانی فی الاوسط)

دریا کی مچھلیاں: حضور نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ "بے شک اللہ تعالیٰ رحمتیں نازل فرماتا ہے اور اس کے فرشتے حتی کہ چیونٹی اپنے بل میں اور مچھلی سمندر میں لوگوں کو بھلائی (کی باتیں) سکھانے والے کے لئے استغفار کرتی ہیں"۔ [33] (الطبرانی فی الکبیر)

فائدہ: ان باعمل علماء کو دریا کی مچھلیاں جانتی ہیں تو حضرت ابراہیم بن ادھم رحمۃ اللہ علیہ (ولی کامل) نے مچھلیوں سے فرمایا کہ میری سوئی لے آؤ تو دریا کی تمام مچھلیوں نے نیاز مندی کا مظاہرہ کیا۔

گھر برباد: حضور نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ "جس دل میں حکمت و دانائی سے کچھ نہ ہو وہ ویران گھر کی طرح ہے پس تم سیکھو اور سکھاؤ اور (دین میں) سمجھ حاصل کرو اور جاہلوں کی موت مت مرو کیونکہ اللہ تعالیٰ لاعلمی کا عذر قبول نہیں فرماتا۔ [34] (ابن السنی)

صُحبتِ عُلمائے کرام: حضور نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ "علماء (کرام) کے ساتھ بیٹھنا عبادت ہے"۔ [35] (رواہ الدیلمي في مسند الفردوس)

عُلمائے کرام کی عبادت: حضور نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ "عالم کی دو رکعت (نماز پڑھنا) غیرِ عالم کی ستر رکعت (نماز پڑھنے سے) افضل ہے۔ [36]

---

29) (الفتح الكبير، حرف المِيم.،3/ 204، الحديث 12056،دار الفكر ، الطبعة: الأولى، 1423هـ - 2003م)

30) (صحيح ابن حبان،النوع الخامس والثلاثون، اسئلة تحك فِي نفس طَالب الْعلم.،6/ 568، الحديث 5833، دار ابن حزم ، الطبعة: الأولى، 1433 هـ - 2012 م)

31) (الفردوس بمأثور الخطاب،- بَاب الطَّاء،2/ 439، الحديث 3911، دار الكتب العلمية ، الطبعة: الأولى، 1406 هـ - 1986م)

32) (المعجم الأوسط، باب الميم من اسمه: محمد،5/ 231، الحديث 5171، دار الحرمين، عام النشر: 1415 هـ - 1995 م)

33) (المعجم الكبير، خَالِدُ بْنُ مَعْدَانَ، الْوَلِيدُ بْنُ جَمِيلٍ الدِّمَشْقِيُّ، عَنِ الْقَاسِمِ.،8/ 234، الحديث 7912، مكتبة ابن تيمية ، تاريخ النشر بالشاملة: 8 ذو الحجة 1431هـ)

34) (الفردوس بمأثور الخطاب ، بَاب الْقَاف.،3/ 208، الحديث 4590، دار الكتب العلمية ، الطبعة: الأولى، 1406 هـ - 1986م)

35) (الفردوس بمأثور الخطاب ، بَاب المِيم.،4/ 156، الحديث 6486، دار الكتب العلمية ، الطبعة: الأولى، 1406 هـ - 1986م)

36) (الفتح الكبير، حرف الراء.،2/ 130، الحديث 6633،دار الفكر ، الطبعة: الأولى، 1423هـ - 2003م)

(ابن النجار)

عالم وعابد کا موازنہ: حضور نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ ''مؤمن عالم کو مؤمن عابد پر ستر درجہ فضیلت حاصل ہے''۔[37](ابن عبد البر)

فائدہ یہ عالم وعابد کے درمیان فرق بتایا گیا ہے کہ عابد کتنا ہی بلند پَرَوَرِدِ کر کرے، عالمِ دین کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔اس لئے کہ عالم کے پاس علم کا ایسا خزانہ ہے کہ اس کا ایک ایک علمی موتی عبادات سے بھاری ہے۔

جیتے جی جنت میں: حضور نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ ''جس نے میری امّت کو ایک حدیث پہنچائی تاکہ اس کے ذریعے سنت کو قائم کیا جائے یا بدعت کو ختم کیا جائے تو وہ جنت میں ہے۔[38](ابو نُعیم فی الحلیہ)

فائدہ: لوگ بہت بڑی عبادت کرنے والے کی عزت کرتے ہیں اس خیال سے کہ اللہ تعالیٰ تک پہنچا ہوا ہو گا اگرچہ وہ جانتے ہیں کہ علم سے بالکل بے بہرہ ہے اور عالمِ دین کتنا ہی بحرِ بے کراں (علم کا بے کنارہ سمند) ہو، اس کی عزت واحترام نہیں کرتے یہ بے سمجھی کا قصور ہے۔(اللہ تعالیٰ سمجھ دے)

بخشا ہوا انسان: حضور نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ "اگر کوئی میری امّت سے چالیس اَحادیث مبارکہ یاد کر کے میری امّت کو پہنچائے (تو) میں اسے قیامت کے دن اپنی شفاعت میں داخل کروں گا۔[39](ابن النجار)

قیامت میں منافع والا جوان: حضور نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ ''جس نے کتاب اللہ (قرآن) کی ایک آیت یا علم (دین) کا ایک باب سکھایا تو اللہ تعالیٰ قیامت تک اس کا اجر وثواب بڑھائے گا''۔[40](ابنِ عساکر)

فائدہ: قیامت میں صرف ایک نیکی بھی نجات کا موجب (سبب) بن سکے گی اور جو سراسر منافع میں ہو اس کا کیا کہنا۔

ٹنوں کے ٹن نیکیاں: حضور نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ "جس نے علم کا ایک باب حاصل کیا تاکہ اس کے ذریعے اپنے نفس کی اصلاح کرے یا اپنے بعد والے کی تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے ریگستان کی ریت کے برابر اجر لکھتا ہے''۔[41](ابن عساکر)

ہزار رکعت نفل سے بہتر: حضور نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ ''جب تو علم کا ایک باب سیکھے گا (تو وہ) تیرے لئے سو رکعت مقبول نفلی نماز پڑھنے سے بہتر ہے اور جب تو وہ علم لوگوں کو سکھائے گا اور اس پر عمل کیا جائے یا نہ کیا جائے تو وہ تیرے لئے ہزار رکعت مقبول نفلی نماز سے بہتر ہے''۔[42]
(الديلمى عن ابى ذر رضى الله عنه)

ساٹھ سال کی عبادت سے بہتر: حضور نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ "جس نے دو حدیثیں سیکھیں تو وہ نفع دیتا ہے ان کے ذریعے اپنی جان کو یا وہ اپنے سوا (کسی دوسرے) کو دو حدیثیں سکھاتا ہے اور وہ اس سے فائدہ اٹھاتا ہے تو یہ ساٹھ سال کی عبادت سے بہتر ہے''۔[43](الديلمى)

---

37) (الفتح الكبير، حرف الفاء.،2/ 254، الحديث 8159،دار الفكر ، الطبعة: الأولى، 1423هـ - 2003م)

38) (حلية الأولياء ، داود البلخي.،10/ 44، مطبعة السعادة، عام النشر: 1394 هـ - 1974 م)

39) (الفتح الكبير، حرف الميم.،3/ 176، الحديث 11705،دار الفكر ، الطبعة: الأولى، 1423هـ - 2003م)

40) (كنز العمال،كتاب العلم، الباب الأول: في الترغيب فيه.،10/ 139، الحديث 28704،مؤسسة الرسالة، الطبعة: الخامسة، 1405 هـ - 1985 م)

41) (كنز العمال،كتاب العلم، الباب الأول: في الترغيب فيه.،10/ 161، الحديث 28837،مؤسسة الرسالة، الطبعة: الخامسة، 1405 هـ - 1985 م)

42) (الفردوس بمأثور الخطاب ، بَاب الياء.،4/ 156، الحديث 8362، دار الكتب العلمية ، الطبعة: الأولى، 1406 هـ - 1986م)

43) (كنز العمال،كتاب العلم، الباب الأول: في الترغيب فيه. ج 10 ص 163 الى 164، الحديث 28849 ،مؤسسة الرسالة، الطبعة: الخامسة، 1405 هـ - 1985 م)

سیدھا جنت میں: حضور نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص نے ایک یا دو یا تین یا چار یا پانچ کلمے اس چیز سے سیکھے جسے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ نے فرض کیا پھر ان پر عمل رکھا اور انہیں سکھایا تو وہ جنت میں داخل ہوا۔[44] (ابن النجار)

دروازے پر فرشتے: حضور نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ "نہیں ہے کوئی شخص مگر اس کے دروازے پر دو فرشتے ہوتے ہیں پس جب وہ نکلتا ہے تو دونوں فرشتے کہتے ہیں کہ صبح کر اس حال میں کہ تو عالم ہو یا مُتَعَلِّم اور تو تیسرا نہ ہونا۔[45] (ابو نعیم)

لقمان حکیم رضی اللہ عنہ کی نصیحت: مروی ہے کہ حضرت لقمان نے اپنے بیٹے سے فرمایا: اے میرے پیارے بیٹے! تو علماء کی مجالس کو لازم کر اور حکماء کا کلام غور سے سُن، کیونکہ اللہ عزوجل مردہ دل کو حکمت کے نور سے زندہ کرتا ہے جیسے مردہ زمین کو موسلا دھار بارش کے ذریعے زندہ کرتا ہے"۔[46] (الطبراني في الكبير)

ایک سال کی عبادت سے بہتر: حضور نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ "بے شک افضل ہدیہ (تحفہ) یا افضل عطیہ کلامِ حکمت کا کلمہ ہے بندہ اسے سُنتا ہے پھر اسے سیکھتا ہے اس کے بعد اپنے بھائی کو سکھاتا ہے تو یہ اس کے لئے ایک سال کی عبادت سے بہتر ہے"۔[47] (ابن عساكر)

فضائلِ استاد: یوں تو ہر صاحبِ معظّم و مکرّم ہے لیکن علماء میں سب سے زیادہ محترم "استاد" ہے۔ اس لئے کہ دوسرے شعبے محدود ہیں۔ تعلیم و تدریس کے شعبہ کا کوئی حساب نہیں اور سب سے بڑھ کر یہ کہ حضور سرورِ عالم ﷺ نے اپنی بعثت مبارکہ کی علّتِ غائی اور اصل موضوع اس شعبہ کو بتایا ہے چنانچہ فرمایا: "انما بُعثتُ مُعلّما"[48] (دارمی، مشکوۃ ، ص ۳۶) (یعنی مجھے معلم بنا کر بھیجا گیا ہے۔)

مزید تفصیل فقیر کے رسالے "فضیلتِ علم و علماء" میں پڑھیے۔

(5) باجماعت نماز کے لئے مسجد کو جانا

یہ عمل بھی دَورِ حاضرہ میں کالعَنقاء (نایاب) نہیں تو خال خال (کبھی کبھار) ضرور ہے۔ پہلے تو نمازی نہیں ملتے، اگر کسی کو نماز پڑھنا قسمت میں ہے تو مسجد تک جانا گراں (بھاری) محسوس ہوتا ہے، اور نماز باجماعت کی دولت تو پھر کسی اَعلیٰ نصیبوں والے کو نصیب ہے۔ وَرنہ اکثر پیر حضرات اور گدّی نشینوں کو دیکھا جاتا ہے کہ گھر بیٹھے نماز ادا کر لیتے ہیں، اور اکثر عُلمائے کرام بالخصوص مقرّرین و واعظین نے تو گویا قسم کھائی ہوئی ہے کہ نماز باجماعت پڑھنی ہی نہیں۔ اور ان حضرات کے عُذر سُنے جائیں تو عُذرِ گُناہ بَدتَر اَز گُناہ (یعنی گناہ کا عُذر کرنا گناہ سے بڑھ کر ہے) کا مقولہ (Proverb) ان پر صادق آتا ہے۔ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"مَنْ مَشَى إِلَى صَلَاةٍ مَكْتُوبَةٍ فِي الْجَمَاعَةِ، فَهِي كَحَجَّةٍ، وَمَنْ مَشَى إِلَى صَلَاةِ تَطَوُّعٍ فَهِي كَعُمْرَةٍ تَامَّةٍ"[49]

---

44) (جمع الجوامع المعروف بـ «الجامع الكبير» ،حرف الميم ،7/ 806، الحديث 831، الأزهر الشريف، الطبعة: الثانية، 1426 هـ - 2005 م)

45) (الفردوس بمأثور الخطاب ، بَاب الْمِيم.،4/ 156، الحديث 6110، دار الكتب العلمية ، الطبعة: الأولى، 1406 هـ - 1986م)

46) (المعجم الكبير ، عُبَيْدُ بْنُ زَحْرٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ مُطَرِّحُ.،8/ 199، الحديث 7810، مكتبة ابن تيمية ، تاريخ النشر بالشاملة: 8 ذو الحجة 1431ھ)

47) (كنز العمال،كتاب العلم، الباب الأول: في الترغيب فيه،10/ 172، الحديث 28891-،مؤسسة الرسالة، الطبعة: الخامسة، 1405 هـ - 1985 م)

48) (مشكاة المصابيح، كتاب الْعلم،الْفَصْل الثَّالِث،1/ 85، الحديث 257،المكتب الإسلامي، الطبعة: الثالثة، 1985م)

49) (المعجم الكبير ، مَكْحُولٌ الشَّامِيُّ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ.،8/ 127، الحديث 7578، مكتبة ابن تيمية ، تاريخ النشر بالشاملة: 8 ذو الحجة 1431ھ)

ترجمہ:"جو شخص فرض نماز باجماعت پڑھنے کے لئے چلے تو یہ حج کی طرح ہے اور جو نفل نماز پڑھنے کے لئے چلے تو یہ نفل عمرہ کی طرح ہے"۔

نمازِ عصر باجماعت پڑھنا: ویسے تو ہر نماز پنجگانہ کی اَحادیث مبارکہ میں بہت بڑی فضیلت ہے عصر کی نماز کی خصوصیت سے اَحادیث پاک کے علاوہ قرآن پاک میں تاکید ہے۔ وہ اس لئے کہ یہ وقت کاروبار سمیٹنے کا ہے، اس میں انسان کاروباری اُمور (معاملات) میں مُنْہَمِک ہوتا ہے، اسی لئے اسے اجر و ثواب سے بہت زیادہ نوازا جاتا ہے کہ یہ اپنے اُمور میں اِنہماک کے باوجود درگاہ حق میں حاضر ہو گیا۔ بالخصوص باجماعت نماز کی ادائیگی میں حج کے ثواب سے نوازا گیا کہ اسے دیگر جماعتیوں کی برکت بھی حاصل ہو گئی۔

(۱) حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جو شخص نمازِ عصر باجماعت (جامع مسجد میں) پڑھے اسے ایک حج کا ثواب نصیب ہو گا۔[50]

(۲) علامہ عبدالرحمن صفوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ نمازِ باجماعت، عصر کا ثواب ایک حج اس لئے ہے کہ عصر کے وقت دُنیوی کاروبار ختم نہیں ہو جاتا اس لئے دنیا کے کاموں کا چھوڑنا اور نماز پڑھنا نمازی کا اختیاری فعل ہوتا ہے، بخلاف نمازِ باجماعت مغرب کے کہ غروبِ آفتاب کے وقت عموماً کاروبارِ بیع و شراء (خرید وفروخت کا کاروبار) ختم ہو جاتا ہے (دورِ سابق کے حساب سے)۔ اس لئے اس وقت دنیا کے اُمور چھوڑنا اور نماز پڑھنا نمازی کا اختیاری فعل نہیں ہوتا بلکہ اِضطراری ہوتا ہے اس لئے مغرب کی نماز باجماعت کا ثواب ایک عمرہ ہے۔[51] (نزہۃ المجالس ، ج ۱، ص ۱۱۶)

ہر نماز باجماعت

اَحادیث مبارکہ:

(۱) مَنْ خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ مُتَطَهِّرًا إِلَى صَلَاةٍ مَكْتُوبَةٍ فَأَجْرُهُ كَأَجْرِ الْحَاجِّ الْمُحْرِمِ[52] (رواه ابو داود فی المشكوة، ص ۶۴)

ترجمہ: جو شخص باوضو فرض نماز کے لئے گھر سے نکلے اس کے لئے اِحرام باندھنے والے حاجی کے اجر جیسا اجر و ثواب ہے۔

(۲) عَنْ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «الصَّلَاةُ فِي الْمَسْجِدِ الْجَامِعِ تَعْدِلُ الْفَرِيضَةَ حَجَّةً مَبْرُورَةً، وَالنَّافِلَةُ كَحَجَّةٍ مُتَقَبَّلَةٍ، وَفُضِّلَتِ الصَّلَاةُ فِي الْمَسْجِدِ الْجَامِعِ بِخَمْسِ مِائَةِ صَلَاةٍ».[53]

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جامع مسجد میں فرض نماز پڑھنا حجِ مبرور کے برابر ہے اور نفل نماز، مقبول حج کے برابر ہے اور جامع مسجد میں ایک نماز دوسری مسجدوں کی نماز پر پانچ سو درجہ فضیلت رکھتی ہے۔

(رواه الطبرانی فی الاوسط، جامع الرضوی ، ص ۳۲۳ و صححه السيوطی جامع صغير ، ص ۵۱، ج ۲)

(۳) عَنْ ابْنِ عُمَرَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «صَلَاةُ الْجَمَاعَةِ أَفْضَلُ مِنْ صَلَاةِ الْفَذِّ بِسَبْعٍ وَعِشْرِينَ دَرَجَةً». "[54]

(متفق عليه)

ترجمہ: حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جماعت کی نماز اکیلے کی نماز سے ستائیس درجہ زیادہ ہوتی ہے۔

---

50) (إحياء علوم الدين، الباب الخامس فضل الجمعة وآدابها وسننها وشروطها،بيان الآداب والسنن الخارجة.،1/ 185، دار المعرفة،تاريخ النشر بالشاملة: 8 ذو الحجة 1431ھ)

51) (نزهة المجالس،باب فضل صيام عاشوراء وصيام الأيام البيض والسود أيضا،1/ 177 ، المطبعه الكاستلية،عام النشر: 1283هـ)

52) (مشكاة المصابيح، كتاب الصَّلَاة،بَاب الْمَسَاجِد ومواضع الصَّلَاة،1/ 227، الحديث 728،المكتب الإسلامي، الطبعة: الثالثة، 1985م)

53) (المعجم الأوسط، باب الألف من اسمه أحمد،1/ 61، الحديث 171، دار الحرمين، عام النشر: 1415 هـ - 1995 م)

54) (صحيح مسلم ، كتاب الصلاة، باب فضل صلاة الجماعة، وبيان التشديد في التخلف عنها،1/ 450، الحديث 650، دار إحياء التراث العربي، عام النشر: 1374 هـ - 1955 م)

فائدہ: جب آدمی نماز پڑھتا ہے اور ثواب ہی کی نیت سے پڑھتا ہے تو معمولی سی بات ہے کہ گھر میں نہ پڑھے مسجد میں جا کر جماعت سے پڑھ لے کہ نہ اس میں کچھ مشقّت ہے اور نہ دقّت اور اتنا بڑا ثواب حاصل ہوتا ہے، کون شخص ایسا ہو گا جس کو ایک روپے کے ستائیں یا اٹھائیس روپے ملتے ہوں اور وہ ان کو چھوڑ دے مگر دین کی چیزوں میں اتنے بڑے نفع سے بھی بے توجہی کی جاتی ہے۔ اس کی وجہ اس کے سوا کیا ہو سکتی ہے کہ ہم لوگوں کو دین کی پرواہ نہیں۔ اس کا نفع ہم لوگوں کی نگاہ میں نفع نہیں۔ دنیا کی تجارت جس میں ایک آنہ، دو آنہ، فی روپیہ نفع ملتا ہے اس کے پیچھے دن بھر خاک چھانتے ہیں۔ آخرت کی تجارت جس میں ستائیس گنا نفع ہے اس سے غافل ہیں۔

(۶) طُلوعِ شمس تک ذکرِ الٰہی کرنا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

«مَنْ صَلَّى الْفَجْرَ فِي جَمَاعَةٍ ثُمَّ قَعَدَ يَذْكُرُ اللهَ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ كَانَتْ لَهُ كَأَجْرِ حَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ».

قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:: «تَامَّةٍ تَامَّةٍ تَامَّةٍ[55]

ترجمہ: جو شخص فجر کی نماز باجماعت پڑھے پھر سورج نکلنے تک اللہ تعالیٰ کو بیٹھ کر یاد کرتا رہے، پھر دو رکعت (نمازِ اشراق) پڑھے تو یہ اس کے لئے پورا پورا حج و عمرہ ہے۔ (مشکوۃ، ج ۱، ص ۸۱۰)

فائدہ: جس غریب کو سرے سے صبح کی نماز بھی نصیب نہیں ہوتی۔ غفلت کا یہ عالم ہے کہ ناشتہ کے لئے بھی بڑی مشکل سے اٹھتا ہے، اسے کیا غرض حج سے اور کیا ضرورت عمرے کی۔ لیکن فقیر نے ان خوش بختوں کے لئے مذکورہ بالا حدیث نقل کی ہے، جس کو یقین ہے کہ مرنا ہے اور قبر میں جانا ہے پھر وہاں سے آخرت کے میدان میں پچاس ہزار سال گزارنا ہے، اس کے بعد جنت یا جہنم۔ اس دوران سفر کے زادِ راہ میں یہی حج، یہی عمرے اور دوسری نیکیاں کام آئیں گی اس لئے ایسے خوش بخت مسلمان سے گذارش ہے کہ تہجد کی عادت ڈالئے ورنہ کم از کم صبح کی نماز کے لئے تڑکے اٹھ کر نمازِ باجماعت ادا کرے، بہتر ہے کہ نمازِ اشراق تک کسی سے گفتگو کئے بغیر درود شریف یا تلاوتِ قرآن یا کوئی ذکر زبان پر جاری رہے اگر عالم دین ہیں تو شاگردوں کے اسباق جاری کر دیجئے یہ تمام اُمور ذکر کے حکم میں ہیں۔ ہاں مجبوری ہے تو کاروبار میں لگ جائے لیکن فُضول باتوں کے بجائے ذکرِ الٰہی اور درود شریف زبان پر جاری رہے۔ مثال مشہور ہے ہاتھ کار میں دل یار میں"۔ پھر اشراق پڑھ لیجئے کہ اس کا اجر و ثواب مذکورہ بالا اجر و ثواب کی طرح ہے۔

(۷) نمازِ جمعۃ المبارک

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

«الْجُمُعَةُ حَجُّ الْمَسَاكِينِ»[56] وفي رواية: «الْجُمُعَةُ حَجُّ الْفُقَرَاءِ».[57]

ترجمہ: جمعہ کی نماز مساکین کا حج ہے اور دوسری روایت میں ہے کہ جمعہ کی نماز غریبوں کا حج ہے"۔ (رواہ ابن عساکر، جامع صغیر، ص ۱۴۵، ج ۱)

---

55) (مشكاة المصابيح، كِتَابُ الصَّلَاة،بَاب الذّكر بعد الصَّلَاة،1/ 306، الحديث 971، المكتب الإسلامي، الطبعة: الثالثة، 1985م)

56) (كنز العمال، الباب السادس: في صلاة الجمعة وما يتعلق بها،الفصل الأول: في فضائلها والترغيب فيها،7/ 707، الحديث 21031، مؤسسة الرسالة، الطبعة: الخامسة، 1405 هـ - 1985 م)

57) (كنز العمال، الباب السادس: في صلاة الجمعة وما يتعلق بها،الفصل الأول: في فضائلها والترغيب فيها،7/ 707، الحديث 21032، مؤسسة الرسالة، الطبعة: الخامسة، 1405 هـ - 1985 م)

فائدہ: نمازِ جمعہ صرف حج ہی نہیں بلکہ یہ دن مسلمانوں کی عید کا دن ہے۔ لیکن افسوس ہے کہ ہم اس دن کو دوسرے دنوں کی طرح ضائع کر دیتے ہیں، قیامت کے دن اس کے فضائل جب سامنے آئیں گے تو پچھتائیں گے لیکن اُس دن کا پچھتاوا کام نہ آئے گا اسی لئے لازم ہے کہ جمعہ کے دن ہم عبادات میں مصروف رہیں، چند عبادات فقیر عرض کرتا ہے:

(۱) کثرتِ درود شریف رات کو بھی اور دن کو بھی۔

(۲) صلوۃ التسبیح (کتابوں میں اس کا طریقہ درج ہے ورنہ کسی عالم دین سے سمجھ لیں)

(۳) زیاراتِ قبورِ والدین اور بزرگانِ دین۔

(۴) نیک لوگوں کی ملاقات اور اپنے عزیز و اَقارب کی خبر گیری۔

(۵) صدقہ و خیرات فقراء و مساکین کے گھروں میں جا کر پہنچانا وغیرہ وغیرہ۔

(۸) جمعہ کی نماز کے لئے جلد نکلنا

امام بیہقی فضائل الاوقات میں روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ لَكُمْ فِي كُلِّ جُمُعَةٍ حَجَّةً وَعُمْرَةً، فَالْحَجَّةُ التَّهْجِيرُ إِلَى الْجُمُعَةِ، وَالْعُمْرَةُ انْتِظَارُ الْعَصْرِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ. [58]

ترجمہ: بِلاشُبہ تمہارے لئے ہر جمعہ کے دن میں ایک حج اور ایک عمرہ موجود ہے، سو جمعہ کی نماز کے لئے جلدی نکلنا حج ہے اور جمعہ کی نماز کے بعد عصر کی نماز کے لئے انتظار کرنا عمرہ ہے۔

فائدہ: افسوس ہے کہ عام مسلمانوں کے دلوں سے جمعہ کی قدر و منزلت اُٹھ گئی ہے کہ جمعہ کی ادائیگی کا کوئی اہتمام نہیں حالانکہ اسلاف رحمہم اللہ کا یہ طریقہ تھا کہ صبح سویرے ہی گھر سے نکل کر، مسجد میں ڈیرے ڈال دیتے تھے۔ اب یہ حال ہے کہ نمازِ جمعہ کے لئے مسجد میں اس وقت آئیں گے جب خطیب صاحب خطبہ شروع فرمائیں گے حالانکہ نمازِ جمعہ کے لئے مسجد میں سب سے پہلے یا کم از کم خطبہ شروع ہونے سے پہلے مسجد شریف جانے کے بے شمار فضائل ہیں۔ فقیر نے رسالہ ''خصائصِ جمعہ'' میں عرض کر دیئے ہیں چند یہاں عرض کرتا ہوں۔

فضائلِ جمعہ:

(۱) صحیحین میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں: ہم پچھلے ہیں یعنی دنیا میں آنے کے لحاظ سے اور قیامت کے دن پہلے ہیں۔ سوا اس کے کہ انہیں ہم سے پہلے کتاب ملی اور ہمیں ان کے بعد، یہی جمعہ وہ دن ہے کہ ان پر فرض کیا گیا یعنی یہ کہ اس کی تعظیم کریں۔ وہ اس سے خلاف ہو گئے اور ہم کو اللہ تعالیٰ نے بتا دیا دوسرے لوگ ہمارے تابع ہیں، یہود نے دوسرے دن کو وہ دن مقرر کیا یعنی ہفتہ کو اور نصاریٰ نے تیسرے دن کو یعنی اتوار کو۔ [59]

(۲) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم اہلِ دنیا سے پیچھے ہیں اور قیامت کے دن پہلے کہ تمام مخلوق سے پہلے ہمارے لئے فیصلہ ہو گا۔

---

58) (شعب الإيمان ، باب الحادي و العشرون من شعب الإيمان و هو باب في الصلوات ، فضل الصلاة على النبي صلى الله عليه و سلم ، 3/ 203، الحديث 3046 ، دار الكتب العلمية ، الطبعة الأولى، 1410ھ)

59) (صحيح مسلم ، كتاب الجُمُعَةِ،باب هداية هذه الأمة ليوم الجمعة..،2/ 586، الحديث 855، دار إحياء التراث العربي، عام النشر: 1374 هـ - 1955 م)

(۳) یزید بن ابی مریم کہتے ہیں میں جمعہ کو جاتا تھا عبایہ بن رفاعہ بن رافع ملے، انہوں نے کہا: تمہیں بشارت ہو کہ تمہارے یہ قدم اللہ کی راہ میں ہیں۔ میں نے ابو عبس کو کہتے سُنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ "جس کے قدم اللہ کی راہ میں گرد آلود ہوں، وہ آگ پر حرام ہیں اور بخاری کی روایت میں یوں ہے کہ عبایہ کہتے ہیں کہ میں جمعہ کو جا رہا تھا، ابو عبس رضی اللہ عنہ ملے اور حضور ﷺ کا ارشاد سُنایا۔[60]

جمعہ چھوڑنے پر وعیدیں:

(۱) مسلم ابو ہریرہ و ابن عمر سے اور نسائی و ابن ماجہ ابنِ عباس و ابن عمر (رضی اللہ عنہم) سے راوی کہ حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں کہ لوگ جمعہ چھوڑنے سے باز آئیں گے یا اللہ تعالیٰ ان کے دلوں پر مہر کر دے گا پھر غافلین میں ہو جائیں گے۔[61]

(۲) رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ جو تین جمعے سستی کی وجہ سے چھوڑے گا اللہ تعالیٰ اس کے دل پر مہر کر دے گا۔[62] (ابو داؤ دو تر مذی)

(۳) حبان کی ایک روایت میں ہے کہ جو تین جمعے بلا عذر چھوڑے، وہ منافق ہے[63] اور رزین کی روایت میں ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے بے علاقہ (بلا تعلق) ہے۔[64]

(۴) طبرانی کی روایت حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے ہے کہ وہ منافقین میں لکھ دیا گیا۔[65]

(۵) امام شافعی رضی اللہ عنہ کی روایت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ہے وہ منافق لکھ دیا گیا اس کتاب میں جو نہ محو ہو (مٹے)، نہ بدلی جائے۔[66]

(۶) ایک روایت میں ہے کہ جو تین جمعے پے در پے چھوڑ دے، اس نے اسلام کو پیٹھ کے پیچھے پھینک دیا۔ اس کو ابو یعلی نے ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے بسند صحیح روایت کیا۔[67]

(۷) احمد و ابو داود و ابن ماجہ سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے راوی کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ جو بغیر عذر جمعہ چھوڑے ایک دینار صدقہ دے اور اگر نہ پائے تو آدھا دینار[68] اور یہ دینار تصدّق (صدقہ) کرنا، شاید اس لئے ہو کہ قبولِ توبہ کے لئے معین ہو ورنہ حقیقتاً تو توبہ کرنا فرض ہے۔

جمعہ کے دن بہت جلدی جانا:

(۱) بخاری شریف و ابن ماجہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے راوی کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں: جو شخص جمعہ کے دن غسل کرے جیسے جنابت کا غسل ہے پھر پہلی ساعت میں جائے تو گویا اس نے اونٹ کی قربانی کی اور جو دوسری ساعت میں گیا گویا اس نے گائے کی قربانی کی اور جو تیسری ساعت میں گیا گویا اس نے سینگ

---

60) (صحيح البخاري، كتاب الجُمُعَةِ ، بَابُ المَشْيِ إِلَى الجُمُعَة.،2/ 7، الحديث 907، دار طوق النجاة، الطبعة: الأولى، 1422هـ)

61) (صحيح مسلم ، كتاب الجُمُعَةِ،بَاب التَّغْلِيظِ فِي تَرْكِ الجُمُعَةِ.،2/ 591، الحديث 765، دار إحياء التراث العربي، عام النشر: 1374 هـ - 1955 م)

62) (سنن أبي داود، كتاب الصلاة،باب التشديد في ترك الجمعة.،2/ 275، الحديث 1052، دار الرسالة العالمية، الطبعة: الأولى، 1430 هـ - 2009 م)

63) (صحيح ابن حبان، النوع التاسع والأربعون،ذِكْرُ إِطْلَاقِ اسْمِ النِّفَاقِ عَلَى غَيْرِ الْمُعْذُورِ إِذَا تَخَلَّفَ عَنْ إِتْيَانِ الْجُمُعَةِ ثَلَاثًا..،5/ 130، الحديث 4133، دار ابن حزم ، الطبعة: الأولى، 1433 هـ - 2012 م)

64) (مشكاة المصابيح ، كتاب الصَّلَاة،بَاب الْجُمُعَة بَاب وُجُوبهَا،1/ 435، الحديث 1380، المكتب الإسلامي، الطبعة: الثالثة، 1985م)

65) (المعجم الكبير، بَابُ الْأَلِفِ، بَابٌ مَا جَاءَ فِي الْمَرْأَةِ السُّوءِ وَأَنَّهَا فِتْنَةٌ، وَمَضَرَّةٌ عَلَى زَوْجِهَا.،1/ 170، الحديث 422، مكتبة ابن تيمية ، تاريخ النشر بالشاملة: 8 ذو الحجة 1431هـ)

66) (كنز العمال، كتاب الصلاة ،الفصل الثاني: في وجوب الجمعة وأحكامها ،7/ 730، الحديث 21144 ، مؤسسة الرسالة، الطبعة: الخامسة، 1405 هـ - 1985 م)

67) (مسند أبي يعلى ، أَوَّلُ مُسْنَدِ ابْنِ عَبَّاسٍ،5/ 106، الحديث 2712، دار المأمون للتراث، الطبعة: الأولى، 1404هـ - 1984م)

68) (كنز العمال، كتاب الصلاة ،الفصل الثاني: في وجوب الجمعة وأحكامها ،7/ 729، الحديث 21138، مؤسسة الرسالة، الطبعة: الخامسة، 1405 هـ - 1985 م)

والے مینڈھے کی قربانی کی اور جو چوتھی ساعت میں گیا گویا اس نے مرغی نیک کام میں خرچ کی اور جو پانچویں میں ساعت میں گیا گویا انڈا خرچ کیا پھر جب امام خطبہ کو نکلا تو فرشتے ذکر سننے حاضر ہو جاتے ہیں۔ (69)

(۲) بخاری و مسلم وابن ماجہ کی دوسری روایت میں ہے کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ جب جمعہ کا دن ہوتا ہے فرشتے مسجد کے دروازے پر کھڑے ہوتے ہیں اور حاضر ہونے والے کو لکھتے ہیں سب میں پہلا پھر اس کے بعد والا (اس کے بعد وہی ثواب جو اوپر کی روایت میں مذکور ہوئے ذکر ہوئے) پھر امام جب خطبے کو نکلا فرشتے اپنے دفتر لپیٹ لیتے ہیں اور ذکر سنتے ہیں اسی کے مثل سمرہ بن جندب وابو سعید خدری رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ (70)

(۳) امام احمد و طبرانی کی روایت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے ہے، جب امام خطبہ کو نکلتا ہے تو فرشتے دفتر طے کر لیتے ہیں کسی نے ان سے کہا: تو جو شخص امام کے نکلنے کے بعد آئے اس کا جمعہ نہ ہوا، کہا: ہاں ہوا تو لیکن وہ دفتر میں نہیں لکھا گیا۔ (71)

گردنیں پھلانگنے کا گناہ: بعض لوگ عموماً بیٹھے رہتے ہیں جب امام صاحب کی خطبہ کی آواز سنتے ہیں تو جمعہ کے لئے اٹھ کھڑے ہوتے ہیں۔ ایک غلطی تو وہی کی کہ جمعہ کے لیئے پہلے نہ آئے دوسری غلطی یہ کہ مسجد میں دیر سے پہنچنے پر جگہ نہ ملی تو آگے صفوں میں جگہ پاکر نمازیوں کی گردنیں پھلانگتے ہوئے گئے تو اس کا بھی بہت سخت گناہ ہے حدیث شریف میں ہے کہ

(۱) جس نے جمعہ کے دن لوگوں کی گردنیں پھلانگیں اس نے جہنم کی طرف پُل بنایا۔ اس حدیث کو ترمذی وابن ماجہ معاذ بن انس جُہنی سے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں اور ترمذی نے کہا: یہ حدیث غریب ہے اور تمام اہلِ علم کے نزدیک اسی پر عمل ہے۔ (72)

(۲) عبداللہ بن بُسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص لوگوں کی گردنیں پھلانگتے ہوئے آئے اور حضور ﷺ کے خطبہ فرمارہے تھے، ارشاد فرمایا: بیٹھ جا تو نے ایذا پہنچائی۔ (73) (ابو داؤد)

(۳) ابو داود عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے راوی کہ فرماتے ہیں: جمعہ میں تین قسم کے لوگ حاضر ہوتے ہیں: ایک وہ کہ لَغْو کے ساتھ حاضر ہوا (یعنی کوئی ایسا کام کیا جس سے ثواب جاتا رہے، مثلاً خطبہ کے وقت کلام کیا یا کنکریاں چھوئیں) تو اس کا حصہ جمعہ سے وہی لغو ہے اور ایک وہ شخص کہ اللہ تعالیٰ سے دعا کی تو اگر چاہے دے اور چاہے نہ دے اور ایک وہ کہ سُکونت وانصات (سکون واطمینان) کے ساتھ حاضر ہوا اور کسی مسلمان کی نہ گردن پھلانگی، نہ کسی کو ایذا (تکلیف) دی تو جمعہ اس کے لئے کفّارہ ہے، آئندہ جمعہ اور تین دن اور زیادہ تک۔ (74)

بہر حال جمعہ اور اس کے لئے مسجد میں جلد جانے کے بہت زیادہ فضائل ہیں لیکن سستی اور جمعہ کی ناقدری پر سزا بھی اور اس کے اہتمام پر اجر و ثواب بھی بڑا ہے۔

---

69) (صحيح البخاري، كتاب الجُمُعَةِ،بَابُ فَضْلِ الجُمُعَةِ.،2/ 3، الحديث 881، دار طوق النجاة، الطبعة: الأولى، 1422هـ)

70) (صحيح مسلم ،كتاب الجُمُعَةِ، بَابُ الطِّيبِ وَالسِّوَاكِ يَوْمَ الجُمُعَةِ.،2/ 582، الحديث 850، دار إحياء التراث العربي، عام النشر: 1374 هـ - 1955 م)

71) (المصنف عبد الرزاق،كتاب الجُمُعَةِ، بَابُ مَنْ فَاتَتْهُ الخُطْبَةُ.،3/ 514، الحديث 5640، دار التأصيل، الطبعة: الثانية، 1437 هـ - 2013 م)

72) (سنن الترمذي،أَبْوَابُ الجُمُعَةِ، بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ التَّخَطِّي يَوْمَ الجُمُعَةِ.،2/ 388، الحديث 513، شركة مكتبة ، الطبعة: الثانية، 1395 هـ - 1975 م)

73) (سنن أبي داود، كتاب الصلاة،بَابُ تَخَطِّي رِقَابِ النَّاسِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ.،1/ 292، الحديث 1118، المكتبة العصرية،، تاريخ النشر بالشاملة: 8 ذو الحجة 1431هـ)

74) (سنن أبي داود، كتاب الصلاة،بَابُ الْكَلَامِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ.،1/ 291، الحديث 1113، المكتبة العصرية،، تاريخ النشر بالشاملة: 8 ذو الحجة 1431هـ)

ایک حدیث شریف میں ہے کہ جو جمعہ کے دن نہائے اس کے گناہ اور خطائیں مٹادی جاتی ہیں، اور جب چلنا شروع کیا تو ہر قدم پر بیس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور دوسری روایت میں ہے کہ ہر قدم پر بیس سال کا عمل لکھا جاتا ہے اور جب نماز سے فارغ ہو تو اسے دو سو برس کے عمل کا اجر ملتا ہے۔ [75]

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جمعہ کا غسل بال کی جڑوں سے خطائیں کھینچ لیتا ہے۔ [76]

مسئلہ: جمعہ فرضِ عین ہے اور اس کی فرضیّت ظہر سے زیادہ مؤکدہ ہے اور اس کا منکر کافر ہے۔ [77] (در مختار)

جمعہ پڑھنے کے لئے چھ شرطیں ہیں کہ ان میں سے ایک شرط بھی مفقود ہو تو جمعہ ہو گا ہی نہیں، اس کی تفصیل کُتُبِ فقہ بہار شریعت شریف و دیگر مطوّلات (بڑی کتابوں) میں پڑھیئے۔

(۹) ایک مخصوص دُرود شریف پڑھنا

دلائل الخیرات شریف میں ایک مخصوص درود شریف ہے اس کے بارے میں صاحبِ دلائل الخیرات لکھتے ہیں:

قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ قَرَأَ هَذِهِ الصَّلَاةَ مَرَّةً وَاحِدَةً، كَتَبَ اللهُ لَهُ ثَوَابَ حَجَّةٍ مَقْبُولَةٍ». [78]

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ "جو شخص یہ درود شریف ایک دفعہ پڑھے اللہ تعالیٰ اس کے لئے ایک مقبول حج کا ثواب لکھتا ہے"۔

پھر آگے صاحبِ دلائل الخیرات لکھتے ہیں: هَذَا لِمَنْ قَالَهَا كُلَّ يَوْمِ جُمُعَةٍ لَهُ هَذَا الْفَضْلِ وَاللهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ [79]

ترجمہ: ثواب اس شخص کے لئے ہے جو اس درود شریف کو ہر جمعہ کے دن پڑھے اور اللہ بڑے فضل والا ہے۔

فائدہ: امام محمد مہدی فاسی اس کی شرح میں فرماتے ہیں: یعنی صاحبِ دلائل الخیرات کا اس درود شریف کو ہر جمعہ کے دن پڑھنے سے مُقَیَّد (خاص) کرنا ان کے اپنے فہم (سمجھ) کی بناء پر ہے ورنہ کسی بھی وقت میں اس درود شریف کو ایک مرتبہ پڑھنے سے حجِ مقبول کا ثواب حاصل ہو جاتا ہے۔ وَاللهُ أَعْلَمُ.

(مطالع المسرات ، ص ۳۴۰)

(۱۰) کسی بھی وقت میں درود شریف پڑھنا

شیخ عبد الرحمن صفوری رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: میں نے کتاب القول البدیع میں یہ حدیث دیکھی ہے کہ حضرت علی ابن ابی طالب سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص فرض حج کرے اور اس کے بعد جہاد کرے تو اس کا یہ جہاد چار سو حج کے ساتھ لکھا جاتا ہے۔ یہ سُن کر ان لوگوں کے دل ٹوٹ گئے جو جہاد نہیں کر سکتے تھے، سو اللہ تعالیٰ نے وحی فرمائی کہ جو شخص آپ (ﷺ) پر درود شریف بھیجے میں اس کے درود شریف کو ان چار سو جہادوں کے ہمراہ لکھوں گا جن میں سے ہر ایک کے ہمراہ چار سو حج ہونگے۔ [80] (نزہۃ المجالس ، ص ۱۰۵، ج ۲)

فضائلِ درود شریف: درود شریف پڑھنے کے فضائل میں اَحادیث بکثرت وارد ہیں تبرکاً بعض ذکر کی جاتی ہیں۔

---

75) (كنز العمال، كتاب الصلاة ،الفصل الخامس: في غسيل يوم الجمعة،7/ 762، الحديث 21294، مؤسسة الرسالة، الطبعة: الخامسة، 1405 هـ - 1985 م)

76) (المعجم الكبير، الْحَسَنُ الْبَصْرِيُّ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ.،8/ 256، الحديث 7996، مكتبة ابن تيمية ، تاريخ النشر بالشاملة: 8 ذو الحجة 1431ھ)

77) (حاشية ابن عابدين، كتاب الصلاة، بَابُ الْجُمُعَةِ]،2/ 136، شركة مكتبة الطبعة: الثانية 1386 هـ = 1966 م)

78) (مطالع المسرات بجلاء دلائل الخيرات، فصل في كيفية الصلاة على النبي ﷺ،1/ 353، دار الكتب العلمية بيروت، سن طباعت 2005م)

79) (مطالع المسرات بجلاء دلائل الخيرات، فصل في كيفية الصلاة على النبي ﷺ،1/ 354، دار الكتب العلمية بيروت، سن طباعت 2005م)

80) (نزهة المجالس،باب فضل الصلاة والتسليم على سيد الأولين،فصل والآخرين سيدنا محمد صلى الله عليه وسلم وعلى آله وصحبه،2/ 82 ، المطبعه الكاستلية،عام النشر: 1283هـ)

(۱) صحیح مسلم میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: جو مجھ پر ایک بار درود بھیجے، اللہ تعالیٰ اس پر دس بار درود (رحمتیں) نازل فرمائے گا۔[81]

(۲) نسائی کی روایت حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یوں ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ "جو مجھ پر ایک بار درود بھیجے اللہ عزوجل اس پر دس درودیں نازل فرمائے گا، اور اس کی دس خطائیں محو فرمائے گا (مٹائے گا) اور اس کے دس درجے بلند فرمائے گا۔[82]

(۳) امام احمد عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے راوی فرماتے ہیں: جو نبی ﷺ پر ایک بار درود بھیجے گا اللہ عزوجل اور فرشتے اس پر ستر (۷۰) بار درود بھیجے ہیں۔[83]

(۴) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: جو مجھ پر ایک بار درود بھیجے اور وہ قبول ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اس کے اسی (۸۰) برس کے گناہ معاف فرمادے گا۔[84]

(۵) ترمذی عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: قیامت کے دن مجھ سے سب میں زیادہ قریب وہ ہوگا جس نے سب سے زیادہ مجھ پر درود بھیجا ہے۔[85]

(۶) نسائی اور دارمی انہیں سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ "اللہ تعالیٰ کے کچھ فارغ فرشتے ہیں، جو زمین میں سیر کرتے رہتے ہیں، میری امّت کا سلام مجھ تک پہنچاتے ہیں۔"[86]

(۷) ترمذی میں حضرت ابوہریرہ سے ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: اس کی ناک خاک میں ملے جس کے سامنے میرا ذِکر ہو اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے اور اس کی ناک خاک میں ملے جس کو رمضان کا مہینہ آیا اور اس کی مغفرت سے پہلے چلا گیا اور اس کی ناک خاک میں ملے جس نے ماں باپ دونوں یا ایک کو ان کے بڑھاپے میں پایا اور انہوں نے اس کو جنت میں داخل نہ کیا[87] (یعنی ان کی خدمت واطاعت نہ کی کہ جنت کا مستحق ہو جاتا)۔

(۸) ترمذی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: پورا بخیل وہ ہے جس کے سامنے میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔[88]

---

81) (صحيح مسلم ، كتاب الصلاة،بَاب الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم بَعْدَ التَّشَهُّدِ.،1/ 306، الحديث 408، دار إحياء التراث العربي، عام النشر: 1374 هـ - 1955 م)

82) (السنن الكبرى، فَرْضُ الصَّلَاةِ،الْفَضْلُ فِي الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم.،2/ 77، الحديث 1221، مؤسسة الرسالة ، الطبعة: الأولى، 1421 هـ - 2001 م)

83) (مسند أحمد ، مُسْنَدُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضي الله عنهما.،11/ 178، الحديث 6605، مؤسسة الرسالة، الطبعة: الأولى، 1421 هـ - 2001 م)

84) (الزيادات على الموضوعات،كتاب الذِّكر والدعاء،2/ 611، الحديث 747 ، مكتبة المعارف ، الطبعة: الأولى، 1431 هـ - 2010 م)

85) (سنن الترمذي،أَبْوَابُ الوِتْرِ، بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم،2/ 354، الحديث 484، شركة مكتبة ، الطبعة: الثانية، 1395 هـ - 1975 م)

86) (سنن النسائي،كِتَابُ السَّهْوِ، بَابُ: السَّلَامِ عَلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم،3/ 43، الحديث 1282، المكتبة التجارية الكبرى ، الطبعة: الأولى، 1348 هـ - 1930 م)

87) (سنن الترمذي،أَبْوَابُ الدَّعَوَاتِ، بَاب فِي فَضْلِ التَّوْبَةِ وَالِاسْتِغْفَارِ وَمَا ذُكِرَ مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ بِعِبَادِهِ،5/ 550، الحديث 3545، شركة مكتبة ، الطبعة: الثانية، 1395 هـ - 1975 م)

88) (سنن الترمذي،أَبْوَابُ الدَّعَوَاتِ، بَاب فِي فَضْلِ التَّوْبَةِ وَالِاسْتِغْفَارِ وَمَا ذُكِرَ مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ بِعِبَادِهِ،5/ 551، الحديث 3546، شركة مكتبة ، الطبعة: الثانية، 1395 هـ - 1975 م)

(۹) نسائی و دارمی نے روایت کی کہ ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک دن حضور ﷺ تشریف لائے اور بشاشت (خوشی) چہرہ اقدس میں نمایاں تھی، فرمایا: میرے پاس جبرئیل علیہ السلام آئے اور کہا: آپ (ﷺ) کا رب عزوجل فرماتا ہے: کیا آپ راضی نہیں کہ آپ ﷺ کی امّت میں جو کوئی آپ پر درود بھیجے میں اس پر دس بار درود بھیجوں گا اور آپ ﷺ کی امّت میں جو کوئی آپ ﷺ پر سلام بھیجے میں اس پر دس بار سلام بھیجوں گا۔ (89)

(۱۰) ترمذی شریف میں ہے کہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، میں بکثرت دعا مانگتا ہوں تو اس میں سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود کے لئے کتنا وقت مقرر کروں؟ فرمایا: جو تم چاہو۔ میں نے عرض کی چوتھائی، فرمایا: جو تم چاہو۔ اور اگر زیادہ کرو تو تمہارے لئے بہتری ہے۔ میں نے عرض کی نصف (آدھا وقت)۔ فرمایا: جو تم چاہو، اور زیادہ کرو تو تمہارے لئے بھلائی ہے۔ میں نے عرض کی دو تہائی، فرمایا: جو تم چاہو اور اگر زیادہ کرو تو تمہارے لئے بہتری ہے۔ میں نے عرض کی کل وقت درود ہی کے لئے مقرر کروں، فرمایا: ایسا ہے تو اللہ عزوجل تمہارے کاموں کی کفایت فرمائے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا۔ (90)

(۱۱) امام احمد، رُوَیفع رضی اللہ عنہ سے راوی کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں: جو درود پڑھے اور یہ کہے: اللهُمَّ أَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اس کے لئے میری شفاعت واجب ہو گئی۔ (91)

(۱۲) ترمذی نے روایت کی کہ امیر المؤمنین فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ "دعا آسمان و زمین کے درمیان مُعَلّق (لٹکی ہوئی) ہے، چڑھ نہیں سکتی جب تک نبی ﷺ پر درود نہ بھیجے۔ (92)

(۱۱) حج کا ثواب اور مزید فضائلِ یٰسین شریف

سورہ یٰسین شریف کے فضائل بھی بکثرت ہیں ان میں ایک یہ ہے کہ جو روزانہ اس کی تلاوت کرے گا اس پر سکرات الموت (موت کی سختیاں) آسان ہو گی۔ اور مرنے والے پر نزع کے وقت سورہ یٰسین پڑھی جائے تو اس پر نزع کی تکلیف آسان ہو جاتی ہے اور حج ایک نہیں ہیں حجوں کا اجر و ثواب نصیب ہوتا ہے، چنانچہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: توریت میں سورہ یٰسین کا نام معمہ ہے، عرض کیا گیا معمہ کا کیا معنی ہے؟ فرمایا:

نَعَمْ، صَاحِبُهَا بِخَيْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، وَتُكَفُّ عَنْهُ بَلَاوَى الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ.

ترجمہ: یہ سورت اپنے پڑھنے والے کے لئے دنیا اور آخرت کی بھلائی عام کرتی ہے اور اس کی دنیا کی مصیبت اور آخرت کا ڈر زائل کر دیتی ہے۔

مَنْ قَرَأَهَا عَدَلَتْ لَهُ عِشْرِينَ حَجَّةً. (93)

ترجمہ: جو شخص اسے تلاوت کرے اس کے لئے یہ بیس (۲۰) حجوں کے برابر ہوتی ہے۔ (نزہۃ المجالس ، ص ۱۵۹، ج ۲)

---

89) (سنن النسائي، كِتَابُ السَّهْوِ، فَضْلُ التَّسْلِيمِ عَلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم، 3/ 44، الحديث 1283، المكتبة التجارية الكبرى ، الطبعة: الأولى، 1348 هـ - 1930 م)

90) (سنن الترمذي، أَبْوَابُ صِفَةِ الْقِيَامَةِ وَالرَّقَائِقِ وَالْوَرَعِ، بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ أَوَانِي الْحَوْضِ، 4/ 636، الحديث 2457، شركة مكتبة ، الطبعة: الثانية، 1395 هـ - 1975 م)

91) (مسند أحمد ، حَدِيثُ رُوَيْفِعِ بْنِ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيِّ.، 28/ 201، الحديث 16991، مؤسسة الرسالة، الطبعة: الأولى، 1421 هـ - 2001 م)

92) (سنن الترمذي، أَبْوَابُ الوِتْرِ، بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم، 2/ 356، الحديث 2457، شركة مكتبة ، الطبعة: الثانية، 1395 هـ - 1975 م)

93) (نزهة المجالس، باب قوله تعالى سبحان الذي أسرى بعبده ليلا، فصل في المعراج، 2/ 123 ، المطبعه الكاستلية، عام النشر: 1283هـ)

(۱۲) زیارتِ مدینہ منورہ

علامہ سمہودی "وفاءالوفا" میں اور شیخ عبدالحق دہلوی "جذب القلوب" میں یہ حدیث روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«حَجَّ إِلَى مَكَّةَ، ثُمَّ قَصَدَنِي فِي مَسْجِدِي، كُتِبَتْ لَهُ حَجَّتَانِ مَبْرُورَتَانِ». (94)

ترجمہ: جو شخص مکہ میں حج کرے پھر میری مسجد میں میرا قصد کرے تو اس کے لئے دو پاکیزہ حج ہیں۔

زیارتِ گنبدِ خضراء اور سفرِ مدینہ طیبہ: یہ دونوں مسئلے اہلسنت کے ایمان وعقیدہ کی جان ہیں لیکن نجدی اور غیر مقلدین بہ تقلید ابنِ تیمیہ دونوں کی حُرمت کے قائل ہیں، ہم دونوں اپنے اپنے موقف پر ایڑی چوٹی کا زور لگا رہے ہیں باوجودیکہ نجدی حکومتی زورِ بازو کے علاوہ اپنے چیلوں چانٹوں کے ذریعے ہر طرح کا حَربہ استعمال کر رہے ہیں اور ہمارے پاس سوائے عشق کی پُونجی کے کچھ نہیں۔ لیکن الحَمْدُ لله ہم نے نجدیوں اور ان کے چیلوں چانٹوں کی ہر کارروائی کو خاک میں ملا دیا ہے۔ یعنی مشاہدہ ہے چل کر مدینہ پاک میں دیکھ لیجئے کہ عُشّاقِ مدینہ کا کس طرح ہر وقت گنبدِ خضراء کے دیدار کے لئے ہر وقت جمگھٹا لگا ہوا ہے۔ فقیر چند فضائلِ مدینہ منورہ وزیارتِ گنبد خضراء عرض کرتا ہے تاکہ عُشّاق کے عشق کی آگ اور تیز تر ہو۔

فضائلِ مدینہ طیبہ:

(۱) صحیح مسلم و ترمذی میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مدینہ کی تکلیف کی شدّت پر میری امّت میں سے جو کوئی صبر کرے قیامت کے دن میں اس کا شفیع ہوں گا۔ (95)

(۲) مسلم میں حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا: مدینہ لوگوں کے لئے بہتر ہے اگر جانتے۔ مدینہ کو جو شخص بطورِ اِعراض چھوڑے گا اللہ تعالی اس کے بدلے میں اسے لائے گا جو اس سے بہتر ہو گا اور مدینہ کی تکلیف ومشقّت پر جو ثابت قدم رہے گا روزِ قیامت میں اس کا شفیع ہوں گا۔ (96)

(۳) ایک روایت میں ہے کہ جو شخص اہلِ مدینہ کے ساتھ برائی کا ارادہ کرے گا اللہ تعالی اسے آگ میں اس طرح پگھلائے گا جیسے نمک پانی میں گُھل جاتا ہے۔ (97)

(۴) صحیحین میں سفیان بن ابی زُہیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ یمن فتح ہو گا اس وقت کچھ لوگ دوڑتے ہوئے آئیں گے اور اپنے گھر والوں کو اور ان کو جو ان کی اِطاعت میں ہیں، لے جائیں گے حالانکہ مدینہ ان کے لئے بہتر ہے اگر جانتے، اور شام فتح ہو گا کچھ لوگ دوڑتے ہوئے آئیں گے اپنے گھر والوں اور فرمانبرداروں کو لے جائیں گے حالانکہ مدینہ ان کے لئے بہتر ہے اگر جانتے، اور عراق فتح ہو گا کچھ لوگ جلدی کر کے آئیں گے اور اپنے گھر والوں کو اور فرمانبرداروں کو لے جائیں گے حالانکہ مدینہ ان کے لئے بہتر ہے اگر جانتے۔ (98)

---

94) (وفاء الوفاء بأخبار دار المصطفى،الفصل الأول في الأحاديث الواردة في الزيارة نصّا،الحديث الخامس عشر،4/ 168 ، دار الكتب العلمية،الطبعة: الأولى – 1419ھ)

95) (صحيح مسلم ، كتاب الصلاة،بَاب الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم بَعْدَ التَّشَهُّدِ.،1/ 306، الحديث 408، دار إحياء التراث العربي، عام النشر: 1374 هـ – 1955 م)

96) (صحيح مسلم ، كتاب الْحَجِّ،بَاب فَضْلِ الْمَدِينَةِ.،2/ 992، الحديث 1363، دار إحياء التراث العربي، عام النشر: 1374 هـ – 1955 م)

97) (صحيح مسلم ، كتاب الْحَجِّ،باب من أراد أهل المدينة بسوء أذابه الله،2/ 1008، الحديث 1387، دار إحياء التراث العربي، عام النشر: 1374 هـ – 1955 م)

98) (صحيح البخاري، كِتَابُ الْحَجِّ،بَابُ حَرَمِ الْمَدِينَةِ، بَابُ مَنْ رَغِبَ عَنِ الْمَدِينَةِ.،2/ 21، الحديث 1875، دار طوق النجاة، الطبعة: الأولى، 1422هـ)

(۵) طبرانی کبیر میں ابواُسید ساعدی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ حضرت حمزہ (رضی اللہ عنہ) کی قبر پر حاضر تھے ان کے کفن کے لئے صرف ایک چادر تھی۔ جب لوگ اسے کھینچ کر ان کا منہ چھپاتے تو قدم کھل جاتے اور قدم پر ڈالتے تو چہرہ کھل جاتا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس چادر سے ان کا منہ چھپادو اور پاؤں پر گھاس ڈال دو۔ پھر حضور ﷺ نے سر اقدس اٹھایا، صحابہ کو روتا پایا، ارشاد فرمایا: لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ سر سبز ملک کی طرف چلے جائیں گے وہاں کھانا اور لباس اور سواری انہیں ملے گی پھر وہاں سے اپنے گھر والوں کو لکھ بھیجیں گے کہ ہمارے پاس چلے آؤ کہ تم حجاز کی خشک زمین میں پڑے ہو، حالانکہ مدینہ ان کے لئے بہتر ہے اگر جانتے۔ [99]

(۶) ترمذی حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس سے ہو سکے کہ مدینے میں مرے تو مدینہ ہی میں مرے کہ جو شخص مدینہ میں مرے گا میں اس کی شفاعت کروں گا۔ [100] اور اس کے مثل صمیۃ اور سبیعہ اسلمیہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔

مدینہ طیبہ کے برکات:

(۱) صحیح مسلم وغیرہ میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ لوگ جب شروع شروع پھل دیکھتے تو اسے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر لاتے، حضور ﷺ اسے لے کر یہ کہتے، الٰہی! تو ہمارے لئے ہماری کھجوروں میں برکت دے اور ہمارے لئے ہمارے مدینہ میں برکت کر اور ہمارے صاع ومُدّ میں برکت کر۔ یااللہ! بے شک ابراہیم علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام تیرے بندے اور تیرے خلیل اور تیرے نبی ہیں اور بے شک میں تیرا بندہ اور تیرا نبی ہوں، انہوں نے مکہ کے لئے تیرے سے دعا کی اور میں مدینہ کیلئے تجھ سے دعا کرتا ہوں اس کی مثل جس کی دعا مکہ کے لئے انہوں نے کی اور اتنی ہی اور (یعنی مدینہ کی برکتیں مکہ سے دوچند ہوں) پھر جو چھوٹا بچہ سامنے ہوتا اسے بُلا کر وہ کھجور عطا فرمادیتے۔ [101]

(۲) صحیح مسلم میں ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یااللہ! تو مدینہ کو ہمارا محبوب بنادے جیسے ہم کو مکّہ محبوب ہے بلکہ اس سے زیادہ اور اس کی آب وہوا کو ہمارے لئے دُرست فرمادے اور اس کے صاع ومُدّ میں برکت عطا فرما اور یہاں کے بخار کو منتقل کر کے جحفہ میں بھیج دے۔ [102] (یہ دعا اس وقت کی تھی جب ہجرت کر کے مدینہ میں تشریف لائے اور یہاں کی آب وہوا صحابہ کرام کو ناموافق ہوئی کہ پیشتر یہاں وبائی بیماریاں بکثرت ہوتیں تھیں)

اہلِ مدینہ کے ساتھ بُرائی کرنے کے نتائج:

(۱) صحیح بخاری ومسلم میں سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: جو شخص اہلِ مدینہ کے ساتھ فریب کرے گا ایسا گھل جائے گا جیسے نمک پانی میں گھلتا ہے۔ [103]

(۲) ابنِ حبان اپنی صحیح میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو اہلِ مدینہ کو ڈرائے گا اللہ تعالیٰ اسے خوف میں ڈالے گا۔ [104]

---

99) (المعجم الكبير، أَبُو وَائِلٍ شَقِيقُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ خَبَّابٍ،4/ 69، الحديث 3661، مكتبة ابن تيمية ، تاريخ النشر بالشاملة: 8 ذو الحجة 1431 ھ)

100) (سنن الترمذي،أَبْوَابُ الْمَنَاقِبِ، بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الْمَدِينَةِ،5/ 719، الحديث 3917، شركة مكتبة ، الطبعة: الثانية، 1395 هـ - 1975 م)

101) (صحيح مسلم ،كتاب الْحَجِّ ،بَابُ فَضْلِ الْمَدِينَةِ، وَدُعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا بِالْبَرَكَةِ،2/ 1000، الحديث 1373، دار إحياء التراث العربي، عام النشر: 1374 هـ - 1955 م)

102) (صحيح مسلم ،كتاب الْحَجِّ ،باب الترغيب في سكن المدينة والصبر على لأوائها،2/ 1003، الحديث 1376، دار إحياء التراث العربي، عام النشر: 1374 هـ - 1955 م)

103) (صحيح مسلم ، كتاب الْحَجِّ،باب من أراد أهل المدينة بسوء أذابه الله،2/ 1008، الحديث 1387، دار إحياء التراث العربي، عام النشر: 1374 هـ - 1955 م)

104) (صحيح ابن حبان، النوع التاسع والمئة،ذِكْرُ الْبَيَانِ بِأَنَّ اللهَ جَلَّ وَعَلَا يُخَوِّفُ مَنْ أَخَافَ أَهْلَ الْمَدِينَةِ بِمَا يَشَاءُ مِنْ أَنْوَاعِ بَلِيَّتِهِ.،3/ 547، الحديث 2929، دار ابن حزم العربي، الطبعة: الأولى، 1433 هـ - 2012 م)

(۳) طبرانی حضرت عبادہ بن صامّت رضی اللہ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یااللہ! جواہلِ مدینہ پر ظلم کرے اورانہیں ڈرائے تُواسے خوف میں مبتلا کراوراس پراللہ اور فرشتوں اور تمام آدمیوں کی لعنت اوراس کانہ فرض قبول کیاجائے نہ نفل۔[105] اسی کی مثل نسائی وطبرانی نے سائب بن خلاد رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔

(۴) طبرانی کبیر میں عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جواہلِ مدینہ کوایذادے گااللہ تعالیٰ اسے ایذادے گااوراس پراللہ اور فرشتوں اور تمام آدمیوں کی لعنت اوراس کانہ فرض قبول کیاجائے گا،نہ نفل۔[106]

(۵) صحیحین میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے ایک ہستی کی طرف ہجرت کا حکم ہواجو تمام ہستیوں کو کھاجائے گی(سب پر غالب آئے گی)۔لوگ اسے یثرب کہیں گے اوروہ مدینہ ہے،لوگوں کواس طرح پاک وصاف کرے گی جیسے بھٹی لوہے کے میل کو۔[107]

(۶) صحیحین میں انہیں سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مدینہ کے راستوں پر فرشتے(پہرہ دیتے ہیں)اس میں نہ دجال آئے،نہ طاعون۔[108]

(۷) صحیحین میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مکہ ومدینہ کے سوا کوئی شہر ایسا نہیں کہ وہاں دجّال نہ آئے،مدینہ کا کوئی راستہ ایسا نہیں جس پر ملائکہ پَرا باندھ کر پہرا نہ دیتے ہوں دجّال(قریبِ مدینہ)شورزمین میں آکراُترے گااس وقت مدینہ میں تین زلزلے ہوں گے جن سے ہر کافر ومنافق یہاں سے نکل کر دجّال کے پاس چلاجائے گا۔[109]

اس کے مزید فضائل فقیر کی تصنیف ''فضائل مدینہ اَحادیث کی روشنی میں''میں پڑھیئے۔

فضائل حاضری گنبد خضراء: قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ جَاءُوكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللَّهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُولُ لَوَجَدُوا اللَّهَ تَوَّابًا رَحِيمًا. (پ ۵ ، النساء، آیت:۶۴)

ترجمہ: اگرلوگ اپنی جانوں پر ظلم کریں اور تمہارے حضور حاضر ہو کر اللہ سے مغفرت طلب کریں اور رسول بھی ان کے لئے اِستغفار کریں تو اللہ کو توبہ قبول کرنے والا،رحم کرنے والا پائیں گے۔

اَحادیث مبارکہ:

(۱) دار قطنی وبیہقی وغیرھما عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو میری قبر کی زیارت کرے اس کے لئے میری شفاعت واجب ہے۔[110]

---

105) (المعجم الأوسط، باب الميم من اسمه: روح،4/ 53، الحديث 3589، دار الحرمين، عام النشر: 1415 هـ - 1995 م)

106) (المعجم الكبير، عَبدُ الله بنُ عَمْرو بنِ العاصِ، يُكْنى أبا محمَّد ذِكْرُ سِنِّه، ووَفاتِه، ومِنْ أَخْبارِه،13/ 655، الحديث 14582، مكتبة ابن تيمية ، تاريخ النشر بالشاملة: 8 ذو الحجة 1431ھ)

107) (صحيح البخاري، كِتَابُ الْحَجِّ،بَابُ حَرَمِ الْمَدِينَةِ، بَابُ فَضْلِ الْمَدِينَةِ وَأَنَّهَا تَنْفِي النَّاسَ.،3/ 20، الحديث 1871، دار طوق النجاة، الطبعة: الأولى، 1422هـ)

108) (صحيح مسلم ، كتاب الْحَجِّ،باب صيانة المدينة من دخول الطاعون والدجال إليها،2/ 1005، الحديث 1379، دار إحياء التراث العربي، عام النشر: 1374 هـ - 1955 م)

109) (صحيح مسلم ، كتاب الفتن وأشراط الساعة،باب قصة الجساسة،4/ 2265، الحديث 2943، دار إحياء التراث العربي، عام النشر: 1374 هـ - 1955 م)

110) (سنن الدارقطني، كِتَابُ الْحَجِّ،بَابُ الْمَوَاقِيتِ.،3/ 334، الحديث 2695، مؤسسة الرسالة، الطبعة: الأولى، 1424 هـ - 2004 م)

(۲) طبرانی کبیر میں انہیں سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو میری زیارت کو آئے سوا میری زیارت کے اور کسی حاجت کے لئے نہ آیا ہو تو مجھ پر حق ہے کہ قیامت کے دن اس کا شفیع بنوں۔[111]

(۳) دار قطنی انہیں سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے حج کیا اور میری وفات کے بعد میری قبر کی زیارت کی تو ایسا ہے کہ جیسے میری حیات میں زیارت سے مشرف ہوا۔[112]

(۴) بیہقی نے حاطب رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے میری وفات کے بعد میری زیارت کی تو گویا اس نے میری زندگی میں زیارت کی اور جو حرمین میں مرے گا قیامت کے دن امن والوں میں اٹھے گا۔[113]

(۵) بیہقی حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے راوی کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سُنا جو شخص میری زیارت کرے گا قیامت کے دن میں اس کا شفیع یا شہید ہوں گا اور جو حرمین میں مرے گا اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن امن والوں میں اٹھائے گا۔[114]

(۶) ابنِ عدی کامل میں انہیں سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے حج کیا اور میری زیارت نہ کی اس نے مجھ پر جفا (مجھ سے کم محبت) کی۔[115]

فائدہ: (۱) زیارتِ اقدس قریب بَواجب (واجب کے قریب) ہے، بہت لوگ دوست بن کر طرح طرح ڈراتے ہیں: راہ میں خطرہ ہے، وہاں بیماری ہے، یہ ہے، وہ ہے۔ خبردار! کسی کی نہ سُنو اور ہرگز محرومی کا داغ لے کر نہ پلٹو۔ جان ایک دن ضرور جانی ہے، اس سے کیا بہتر کہ ان کی راہ میں جائے اور یہ تجربہ ہے کہ جو ان کا دامن تھام لیتا ہے اُسے اپنے سایہ میں بآرام (آرام سے) لے جاتے ہیں کیل کا کھٹکا نہیں ہوتا (کسی قسم کا خوف نہیں ہوتا)۔

ہم کو تو اپنے سائے میں آرام ہی سے لائے حیلے بہانے والوں کو یہ راہ ڈر کی ہے

(۲) حاضری میں خالص زیارتِ اقدس کی نیّت کرو یہاں تک کہ امام ابن الہمام فرماتے ہیں: اس بار مسجد شریف کی نیّت بھی نہ کرے۔

(۳) حج اگر فرض ہے تو حج کر کے مدینہ طیبہ حاضر ہو، ہاں اگر مدینہ طیبہ راستے میں ہو تو بغیر زیارت حج کو جانا سخت محرومی و قساوتِ قلبی (سخت دلی) ہے اور اس حاضری کو قبولِ حج و سعادتِ دینی و دنیوی کے لئے ذریعہ و وسیلہ قرار دے اور حج نفل ہو تو اختیار ہے کہ پہلے حج سے پاک ہو کر محبوب ﷺ کے دربار میں حاضر ہو یا سرکار کے دربار میں پہلے حاضری دے کر حج کی مقبولیّت و نورانیّت کے لئے وسیلہ کرے، غرض پہلے جو اختیار کرے، اسے اختیار ہے مگر نیّتِ خیر درکار ہے کہ

إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ، وَإِنَّمَا لِكُلِّ امْرِئٍ مَا نَوَى،[116] یعنی اعمال کا مدار نیّت پر ہے اور ہر ایک کے لئے وہ ہے جو اس نے نیت کی۔

(۴) راستے بھر درود و ذکر شریف میں ڈوب جاؤ اور جس قدر مدینہ طیبہ قریب آتا جائے شوق و ذوق زیادہ ہوتا جائے۔

(۵) جب حرمِ مدینہ آئے بہتر یہ ہے کہ پیادہ (پیدل) ہو تو روتے، سر جھکاتے آنکھیں نیچے کئے درود شریف کی اور کثرت کرو اور ہو سکے تو ننگے پاؤں چلو بلکہ:

---

111) (المعجم الكبير ،سَالِمٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ.،12/ 291، الحديث 13149، مكتبة ابن تيمية ، تاريخ النشر بالشاملة: 8 ذو الحجة 1431ھ)

112) (سنن الدارقطني، كِتَابُ الْحَجِّ،بَابُ الْمَوَاقِيتِ.،3/ 333، الحديث 2693، مؤسسة الرسالة، الطبعة: الأولى، 1424 هـ - 2004 م)

113) (شعب الإيمان ، الخامس و العشرين من شعب الإيمان - و هو باب في المناسك ، فضل الحج و العمرة ، 3 / 488 ، الحديث 4151، دار الكتب العلمية ، الطبعة الأولى، 1410ھ)

114) (السنن الكبرى،كِتَابُ الْحَجِّ، بَابُ زِيَارَةِ قَبْرِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم، 5/ 17، الحديث 10273، دار الكتب العلمية، الطبعة: الثالثة، 1424 هـ - 2003 م)

115) (الكامل في ضعفاء الرجال،النعمان بْن شبل الباهلي البصري.،8 / 248 ، دار الكتب العلمية، الطبعة: الأولى، 1418 هـ 1997 م)

116) (صحيح مسلم ، كتاب الإمارة،باب قوله صلى الله عليه وسلم (إنما الأعمال بالنية) وأنه يدخل فيه الغزو وغيره من الأعمال،3/ 1515، الحديث 1907، دار إحياء التراث العربي، عام النشر: 1374 هـ - 1955 م)

جائے سرست اینکه تو پامی نہی پائے نه بینی که کجا می نہی

؎ حرم کی زمیں اور قدم رکھ کے چلنا ارے سر کا موقع ہے او جانے والے

جب قبرِ انور (زاد اللہ شرفا وتعظیما) پر نگاہ پڑے تو درود وسلام کی خوب کثرت کرو۔

(۶) جب شہرِ اقدس تک پہنچو جلال وجمالِ محبوب ﷺ کے تصوّر میں ڈوب جاؤ اور دروازۂ شہر میں داخل ہوتے ہی پہلے داہنا قدم رکھو اور یہ پڑھو:

بِسْمِ اللهِ، مَا شَاءَ اللهُ، لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ. رَبِّ أَدْخِلْنِي مُدْخَلَ صِدْقٍ، وَأَخْرِجْنِي مُخْرَجَ صِدْقٍ. اللَّهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ، وَارْزُقْنِي مِنْ زِيَارَةِ رَسُولِكَ ﷺ مَا رَزَقْتَ أَوْلِيَاءَكَ وَأَهْلَ طَاعَتِكَ، وَأَنْقِذْنِي مِنَ النَّارِ، وَاغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي، يَا خَيْرَ مَسْئُولٍ. [117]

(۷) حاضریٔ مسجد سے پہلے تمام ضروریات سے جن کا لگاؤ دل بیٹھنے کا باعث ہو نہایت جلد فارغ ہو، ان کے سوا کسی بیکار بات میں مشغول نہ ہو، معاً (اس کے ساتھ) وضو و مسواک کرو اور غسل بہتر، سفید پاکیزہ کپڑے پہنو اور نئے بہتر، سرمہ اور خوشبو لگاؤ اور مُشک افضل ہے۔

(۸) اب فوراً آستانۂ اقدس کی طرف نہایت خشوع وخضوع سے متوجہ ہو۔ رونا نہ آئے تو رونے کا منہ بناؤ اور دل کو بزور رونے پر لاؤ اور اپنی سنگ دلی سے رسول اللہ ﷺ کی طرف التجا کرو۔

(۹) جب درِ مسجد پر حاضر ہو صلوۃ وسلام عرض کر کے تھوڑا ٹھہرو جیسے سرکار ﷺ سے حاضری کی اجازت مانگتے ہو، بِسْمِ اللهِ کہہ کے سیدھا پاؤں پہلے رکھ کر ہمہ تن ادب [118] داخل ہو۔

(۱۰) اس وقت جو ادب و تعظیم فرض ہے ہر مسلمان کا دل جانتا ہے۔ آنکھ، کان، زبان، ہاتھ، پاؤں، دل سب خیالِ غیر سے پاک کرو، مسجدِ اقدس کے نقش و نگار نہ دیکھو۔

(۱۱) اگر کوئی ایسا سامنے آئے جس سے سلام کلام ضروری ہو تو جہاں تک ہو سکے کتراؤ (اعراض کرو) ورنہ ضرورت سے زیادہ نہ بڑھو پھر بھی دل سرکار ہی کی طرف ہو۔

(۱۲) ہر گز ہر گز مسجدِ اقدس میں کوئی حرف چلّا کر نہ نکلے۔

(۱۳) یقین جانو کہ حضور اقدس ﷺ سچی، حقیقی، دنیاوی، جسمانی حیات سے ویسے ہی زندہ ہیں جیسے وفات شریف سے پہلے تھے ان کی اور تمام انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی موت صرف وعدۂ خدا کی تصدیق کو ایک آن (لمحہ) کے لئے تھی، ان کا انتقال صرف نظرِ عوام سے چھپ جانا ہے۔

امام محمد ابن حاج مکی مدخل اور امام احمد قسطلانی مواہب لدنیہ میں اور ائمہ دین رحمہ اللہ علیہم اجمعین فرماتے ہیں:

---

117) اللہ کے نام سے (شروع کرتا ہوں)، جو اللہ نے چاہا (وہی ہوتا ہے)، اللہ کے بغیر کوئی طاقت و قوت نہیں۔ اے میرے رب! مجھے سچائی کے ساتھ داخل کر اور سچائی کے ساتھ خارج فرما۔ اے اللہ! میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے، اور مجھے اپنے رسول ﷺ کی زیارت کا وہ رزق عطا فرما، جو تو نے اپنے اولیاء اور فرمانبردار بندوں کو عطا فرمایا۔ اور مجھے آگ (جہنم) سے نجات عطا فرما، اور میری مغفرت فرما اور مجھ پر رحم فرما۔ اے سب سے بہتر سوال کیے جانے والے!

118) یعنی پورے وجود کے ساتھ ادب واحترام اختیار کرتے ہوئے۔ ط۔ ضیائی

لَا فَرْقَ بَيْنَ مَوْتِهِ وَحَيَاتِهِ فِي مُشَاهَدَتِهِ لِأُمَّتِهِ وَمَعْرِفَتِهِ بِأَحْوَالِهِمْ وَعَزَائِمِهِمْ وَخَوَاطِرِهِمْ، وَذَلِكَ عِنْدَهُ جَلِيٌّ لَا خَفَاءَ بِهِ. (119)

ترجمہ: حضور اقدس ﷺ کی حیات و وفات میں اس بات میں کچھ فرق نہیں کہ وہ اپنی امّت کو دیکھ رہے ہیں اور ان کی حالتوں، ان کی نیتوں، ان کے ارادوں، ان کے دلوں کے خیالوں کو پہچانتے ہیں اور یہ سب حضور علیہ السلام پر ایسا روشن ہے جس میں اصلاً پوشیدگی نہیں"۔

امام رحمہ اللہ تلمیذ امام محقق ابن الہمام منسک متوسط اور علی قاری مکی اس کی شرح مسلک متقسط میں فرماتے ہیں:

أَنَّهُ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَالِمٌ بِحُضُورِكَ وَقِيَامِكَ وَسَلَامِكَ، أَيْ: بَلْ بِجَمِيعِ أَفْعَالِكَ وَأَحْوَالِكَ وَارْتِحَالِكَ وَمُقَامِكَ. (120)

ترجمہ: بے شک رسول اللہ ﷺ تیری حاضری اور تیرے کھڑے ہونے اور تیرے سلام بلکہ تیرے تمام افعال و احوال و کوچ و مقام سے آگاہ ہیں"۔

مزید فضائل و دلائل اور مسائل اور آداب کی معلومات کے لئے فقیر کی کتاب "محبوبِ مدینہ" کا مطالعہ فرمائیے۔

فائدہ: موت مر مٹنے کا نام نہیں یہ معتزلہ کا مذہب ہے۔ مردہ سب کچھ جانتا، سُنتا ہے اور اولیاء کرام کی برزخی زندگی تو اور زیادہ قوی ہوتی ہے، اسی لئے ان کے مزارات کی حاضری سے وہی فائدہ نصیب ہو سکتا ہے جو ان کی ظاہری زندگی سے بلکہ اس سے بھی بڑھ کر۔ اسی لئے ان کے مزارات کی زیارت سے بے شمار فوائد حاصل ہوتے ہیں۔ وہ ماذون و مأمور من اللہ ہوتے ہیں، اسی لئے مزارات میں تصرّف بھی کر سکتے ہیں، ایک مشاہدہ ملاحظہ ہو۔

کراچی ۱۰ جنوری (ایونگ اسپیشل) پاکستان اسٹیل ملز (Pakistan Steel Mills) کے مینٹلر (Mantler) 'جیکل ٹریننگ سینٹر (Jackal Training Center) کی خوبصورت عمارت کے سامنے ایک بزرگ کا مزار آج سارا دن اسٹیل ملز (Steel Mills) کے ریفرنڈم (Referendum) میں حصہ لینے والی یونینوں (Unions) کی انتخابی سرگرمیوں کا مرکز بنا رہا۔ ہر یونین (Union) کے رہنما اور کارکن اس مزار پر آکر فاتحہ خوانی اور اپنی کامیابی کے لئے دعا کرتے رہے۔ معلوم ہوا ہے کہ یہ مزار میٹر جیکل سینٹر (Meter Jackal Training Center) کی تعمیر کے وقت اچانک اس وقت دریافت ہوا تھا جب یہاں بھاری بلڈوزروں کے ذریعے کھدائی کی جارہی تھی۔ کہا جاتا ہے کہ کھدائی کے دوران ایک بہت بھاری بلڈوزر اس مقام پر آکر اچانک رک گیا۔ جس کے بعد اسے چلانے کی کوشش کی جاتی رہی لیکن کئی گھنٹوں کی جدوجہد کے باوجود یہ بلڈوزر وہاں سے ایک اِنچ بھی آگے نہیں ہل سکا۔ جس کی اطلاع روسی انجینئروں کو دی گئی، لیکن روسی انجینئر بھی اسے چلانے میں کامیاب نہیں ہو سکے۔ چنانچہ اسے پیچھے کھینچا گیا مگر اس مقام سے ہٹتے ہی بلڈوزر اچانک چلنے کے قابل ہو گیا۔ افسران نے ہدایت کی کہ اس مخصوص جگہ پر کھدائی جاری رکھی جائے۔ مگر کام کرنے والے مزدور وغیرہ اس واقعہ سے خوفزدہ ہو گئے تھے اسے چلانے سے انکار کر دیا۔ اس پر ایک شخص نے مزدوروں کو بُرا بھلا کہا اور کہا کہ وہ خود بلڈوزر کو چلائے گا۔ اس کے ساتھ ہی وہ شخص بے ہوش ہو گیا اور اس پر کپکپی طاری ہو گئی، یہ منظر دیکھتے ہی تمام کام کرنے والے مزدور خوفزدہ بھاگ گئے۔ اس واقعہ کی اطلاع اس وقت کے چیئرمین کو دی گئی، اس دوران جگہ کے چوکیدار کو بشارت ہوئی کہ اس جگہ ایک بزرگ کا مزار ہے لہذا یہاں کھدائی نہ کی جائے۔ اس کی اطلاع اسٹیل ملز کے چیئرمین کو دی گئی جس پر انہوں نے اس جگہ کی کھدائی نہ کرنے کے احکامات جاری کر دیئے۔ مگر روسی انجینئروں نے اصرار کیا کہ اس جگہ کی کھدائی کر کے اسے ہموار نہ کیا گیا تو کروڑوں روپے کی لاگت سے تعمیر ہونے والی میٹلر جیکل سینٹر کی عمارت کی خوبصورتی بُری طرح متاثر ہو گی۔ اس کے ساتھ ہی روسیوں نے اپنے طور پر اس جگہ کو مشینوں کے علاوہ ہاتھ سے کھدائی کے ذریعے ہموار کرنے کی کوشش کی مگر

---

119) (المواهب اللدنية ، المقصد العاشر، الفصل الثانى فى زيارة قبره الشريف ومسجده المنيف.،3/ 595، المكتبة التوفيقية،، تاريخ النشر بالشاملة: 8 ذو الحجة 1431ھ)

120) (إرشاد الساري إلى مناسك الملا علي القاري ويليه أدعية الحج والعمرة وما يتعلق بها، المقصد العاشر، الفصل الثانى فى زيارة قبره الشريف ومسجده المنيف.،1/ 559، دار الكتب العلمية، الطبعة)

ہر بار انہیں ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا۔ اسٹیل ملز کے چیئرمین کے حکم پر اس جگہ باؤنڈری قائم کر کے ایک قبر بنادی گئی۔ جواب اسٹیل ملز میں کام کرنے والوں کے علاوہ آس پاس کی مضافاتی بستیوں کے لوگوں کی توجہ کا مرکز بن چکی ہے۔ معلوم ہوا کہ وہ شخص جس نے اس جگہ کو سب سے پہلے کھودنے کا دعویٰ کیا تھا تھوڑے ہی عرصے بعد پاگل پن کی حالت میں اس کا انتقال ہو چکا ہے۔

قبر کی زندگی کے نمونے: عوام سمجھتے ہیں کہ مردے مِٹ گئے وہ کیا سنتے ہونگے یہ غلط فہمی ہے اس لئے کہ عالمِ دنیا پر عالمِ برزخ کا قیاس (اندازہ) کیا جاتا ہے حالانکہ عالم برزخ نِرالا (انوکھا) عالم ہے اس کے چند نمونے ملاحظہ ہوں۔

حدیث شریف میں ہے کہ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَا مِنْ عَبْدٍ يَمُرُّ بِقَبْرِ رَجُلٍ كَانَ يَعْرِفُهُ فِي الدُّنْيَا فَيُسَلِّمُ عَلَيْهِ، إِلَّا عَرَفَهُ وَرَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ». (121)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب کوئی بندہ کسی قبر سے گذرتا ہے اور وہ دنیا میں اس کو پہچانتا ہے تو جب وہ میت کو سلام کرتا ہے تو اس کو پہچانتے ہوئے سلام کا جواب دیتا ہے۔

فائدہ: اس دارِ فانی سے کوچ کر کے جانے والا قبر میں پہنچ کر دنیاوی پردہ پوشی و حجابات سے ماوراء ہو جاتا ہے اور بے حجابانہ ہر کسی کی بات سُنتا ہے اور اس کا جواب دیتا ہے اور اس پر لاتعداد احادیث و آثار شاہد و عدل ہیں۔

سیرِ ارواح مؤمنین:

عَنْ سَلْمَانَ قَالَ: إِنَّ أَرْوَاحَ الْمُؤْمِنِينَ تَذْهَبُ فِي بَرْزَخٍ مِنَ الْأَرْضِ حَيْثُ شَاءَتْ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ، حَتَّى يَرُدَّهَا اللهُ إِلَى أَجْسَادِهَا. (122)

ترجمہ: حضرت سلمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بے شک اَرواحِ مؤمنین برزخ میں زمین سے نکل کر زمین و آسمان کے درمیان جہاں چاہیں سیر کرتی ہیں یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ان کو دوبارہ ان کے جسموں میں لوٹا دیتا ہے"۔

استمداد عن اھل القبور: إِذَا تَحَيَّرْتُمْ فِي الْأُمُورِ فَاسْتَعِينُوا بِأَهْلِ الْقُبُورِ (123)

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم کسی امر میں متحیّر (حیران) ہو جاؤ تو اہلِ قبور سے مدد حاصل کرو۔

ایک روایت میں ہے کہ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ: مَا مِنْ مَيِّتٍ يَمُوتُ إِلَّا وَهُوَ يَعْلَمُ مَا يَكُونُ فِي أَهْلِهِ بَعْدَهُ، وَإِنَّهُمْ لَيَغْسِلُونَهُ وَيُكَفِّنُونَهُ، وَإِنَّهُ لَيَنْظُرُ إِلَيْهِمْ. (124)

---

121) (كنز العمال، كتاب الموت وأحوال،الفصل الثالث: في زيارة القبور،15/ 646، الحديث 42556، مؤسسة الرسالة، الطبعة: الخامسة، 1405 هـ - 1985 م)

122) (شرح الصدور بشرح حال الموتى والقبور، فصل فِيهِ فَوَائِد،1/ 231، الحديث 41، دار المعرفة، الطبعة: الأولى، 1417هـ - 1996م)

123) (شرح مسند أبي حنيفة، إذا تحيرتم في الأمور فاستعينوا من أهل القبور،1/ 227، دار الكتب العلمية،، الطبعة: الأولى، 1405 هـ - 1985 م)

124) (إحياء علوم الدين، كتاب المراقبة والمحاسبة،المقام الأول من المرابطة: المشارطة،4/ 497،دار المعرفة،تاريخ النشر بالشاملة: 8 ذو الحجة 1431ھ)

ترجمہ: حضرت عمرو بن دینار سے روایت ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ ہر میّت اس بات کا علم رکھتی ہے کہ اس کے مرنے کے بعد اس کے اہلِ خانہ میں سے وہ کون ہیں جو اس کو غسل دے رہے ہیں اور وہ میت ان کو دیکھتی رہتی ہے۔

قبر میں تلاوتِ قرآن: اولیاء اللہ حضرات کا جس طرح دنیاوی زندگی میں عبادت و ریاضت اور تلاوت محبوب مشغلہ تھا اسی طرح یہ لوگ بعدِ وفات بَرزَخی زندگی میں بھی اپنے معمولات کو جاری رکھتے ہیں جیسا کہ درج ذیل قول سے مشاہدہ واضح ہے۔

اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث ان لفظوں کے ساتھ مروی ہے کہ، عُمْرَةٌ فِي رَمَضَانَ كَحَجَّةٍ مَعِي. [125]

یعنی "رمضان میں عمرہ کرنا میرے ساتھ حج کرنے کی طرح ہے"۔(رواه سمويه و محمد السيوطى ، جامع صغير ، ج ٢، ص ۶۶)

فائدہ: الحمد للہ ! فقیر کو ایک عرصے سے ہر سال یہ دو نعمتیں نصیب ہیں، فقیر چاہتا ہے کہ ان دونوں کے متعلق چند مزید فضائل عرض کر دوں۔

فضائلِ اعتکاف: اعتکاف ایک اعلیٰ عبادت ہے، اعتکاف والوں کو اللہ تعالیٰ کا مہمان کہا گیا ہے خود حضور سرورِ عالم ﷺ بھی اعتکاف فرماتے تھے، چنانچہ

(۱) صحیحین میں اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ رمضان کے آخری عشرہ کا اعتکاف فرمایا کرتے۔ [126]

(۲) ابو داؤد انہیں سے راوی کہتی ہیں کہ معتکف پر سنّت (یعنی حدیث سے ثابت) یہ ہے کہ نہ مریض کی عیادت کو جائے، نہ جنازہ میں حاضر ہو، نہ عورت کو ہاتھ لگائے اور نہ اس سے مُباشَرت کرے اور نہ کسی حاجت کے لئے جائے مگر اس حاجت کے لئے جا سکتا ہے جو ضروری ہے اور اعتکاف بغیر روزہ کے نہیں اور اعتکاف جماعت والی مسجد میں کرے۔ [127]

(۳) ابنِ ماجہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے معتکف کے بارے میں فرمایا: وہ گناہوں سے باز رہتا ہے اور نیکیوں سے اسے اس قدر ثواب ملتا ہے کہ جیسے اس نے تمام نیکیاں کیں۔ [128]

(۴) بیہقی امام حسین سے راوی کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا: جس نے رمضان میں دس دنوں کا اعتکاف کر لیا تو ایسا ہے کہ جیسے دو حج اور دو عمرے کئے۔ [129]

فائدہ: اعتکاف تین قسم کا ہے (۱) واجب (۲) سنّت، جس کا اوپر ذکر ہوا (۳) مستحب۔ یہ سب سے آسان ہے وہ یہ کہ جب بھی مسجد میں نماز کے لئے یا ویسے ہی آئے تو زبان سے یا دل میں کہہ دے کہ "میں معتکف ہوں"۔

مسجدِ نبوی شریف میں "باب الرحمۃ" میں موٹے لفظوں میں لکھا ہوا ہے، ایسے ہی ملکِ شام کی اکثر مساجد میں فقیر نے دیکھا بالخصوص سیدنا محی الدین شیخ اَکبر ابن عربی (رضی اللہ عنہ) کے صدر دروازہ پر لکھا ہوا تھا، " نَوَيْتُ سُنَّةَ الِاعْتِكَافِ. "اس لئے مسلمان بھائیوں کو چاہئے کہ اس مفت اور آسان ثواب سے محروم نہ رہیں۔

اب پڑھیئے رمضان کے عمرے اور اعتکاف کے فضائل۔

---

125) (الجامع الصغير ، حرف العين، 2/ 754، الحديث 4098 ، المكتب الإسلامي)

126) (صحيح البخاري، كِتَابُ الِاعْتِكَافِ، بَابُ الِاعْتِكَافِ فِي العَشْرِ الأَوَاخِرِ، وَالِاعْتِكَافِ فِي المَسَاجِدِ كُلِّهَا، 3/ 47، الحديث 2026 ، دار طوق النجاة، الطبعة: الأولى، 1422هـ)

127) (سنن أبي داود، كتاب الصوم، باب المعتكف يعود المريض.، 2/ 333، الحديث 2473 ، المكتبة العصرية)

128) (سنن ابن ماجه، كتاب الصوم، بَابٌ فِي ثَوَابِ الِاعْتِكَافِ.، 1/ 567، الحديث 1781 ، دار إحياء الكتب العربية)

129) (شعب الإيمان ، الصيام ، فصل فيمن فطر صائما، 5/ 436، الحديث 3680، مكتبة الرشد ، الطبعة: الأولى، 1423 هـ - 2003 م)

(۱) یہ روایت بخاری کے باب عمرۃ فی رمضان میں بھی بواسطۂ عطاء، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہی سے مروی ہے اس میں بی بی اُم سنان کو اس طرح ارشاد ہوا: فَإِذَا كَانَ رَمَضَانُ فَاعْتَمِرِي فِيهِ، فَإِنَّ عُمْرَةً فِي رَمَضَانَ حَجَّةٌ أَوْ نَحْوَ مَا قَالَ. (130)

ترجمہ: جب رمضان آئے تو تم اس میں عمرہ کر لو کہ رمضان میں عمرہ کرنا حج کرتا ہے یا ایسی ہی بات آپ ﷺ نے فرمائی۔

(۲) صحیح ابنِ حبان میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ہی سے مروی ہے کہ اُمّ سُلیم نے عرض کیا کہ (میرے شوہر) ابو طلحہ اور بیٹا تو حج کر آئے اور مجھے چھوڑ دیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: يَا أُمَّ سُلَيْمٍ، عُمْرَةٌ فِي رَمَضَانَ تَعْدِلُ حَجَّةً مَعِي. (131)

یعنی اے ام سلیم! رمضان میں عمرہ کرنا میرے ساتھ حج کرنے کے برابر ہے۔

فائدہ: اس قسم کی اور روایتیں بھی ہیں جن کا ماحصل یہ ہے کہ رمضان میں عمرہ کرنے کا ثواب حج کے ثواب کے برابر ہے لیکن رمضان کے عمروں سے حج کا فرض ادا نہیں ہوتا، اس پر سب کا اجماع ہے، حافظ ابنِ حجر عسقلانی نے فتح الباری میں اس اجماع کا ذکر کیا ہے، محلی شرح المؤطا میں اوپر بیان شدہ ابو بکر بن عبد الرحمن والی روایت کی شرح میں مذکور ہے:

قَوْلُهُ: فَإِنَّ عُمْرَةً فِيهِ كَحَجَّةٍ، أَيْ: فِي الثَّوَابِ وَالأَجْرِ، لَا فِي الإِجْزَاءِ مِنَ الفَرْضِ (132)

قَالَ ابْنُ الْجَزَرِيِّ: فِيهِ أَنَّ ثَوَابَ الْعَمَلِ يَزِيدُ بِزِيَادَةِ شَرَفِ الْوَقْتِ، كَمَا يَزِيدُ بِحُضُورِ الْقَلْبِ وَبِخُلُوصِ الْقَصْدِ، وَقَالَ غَيْرُهُ: (133)

ترجمہ: آپ کا ارشاد "کیوں کہ رمضان میں عمرہ حج جیسا ہے یعنی ثواب اور اجر میں حج جیسا ہے نہ کہ فرض کی ادائیگی اور کفایت میں، ابن جوزی کہتے ہیں کہ وقت کی فضیلت سے عمل کا ثواب بڑھتا ہے جس طرح حضورِ قلب اور خلوصِ نیّت سے اجر و ثواب میں اضافہ ہوتا ہے۔

(۱۵) عاشورہ کا روزہ

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مَنْ صَامَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ، كَتَبَ اللهُ لَهُ أَلْفَ حَجَّةٍ وَأَلْفَ عُمْرَةٍ. (134)

ترجمہ: جو شخص محرّم کی دسویں تاریخ کا روزہ رکھے اللہ تعالیٰ اس کے لئے ایک ہزار حج اور ایک ہزار عمرہ لکھ دیتا ہے"۔ (نزہۃ المجالس ، ص ۱۷۳، ج ۱)

عاشورہ کے متعلق تفصیل فقیر کی تصنیف "بارہ مہینے" میں پڑھئے، یہاں چند امور ملاحظہ ہوں۔

عاشورہ کے فضائل: یاد رہے کہ عاشورہ کے معنی یہ ہیں کہ جو شخص اس کی حُرمت و عزت کرے گا وہ نور علی نور ہوگا۔ اس کے اصل الفاظ پہلے "عَاشَ نُورًا" تھے۔ نون تخفیفاً حذف ہو گیا اور عاشورہ رہ گیا۔ (135) (از ، نزہۃ المجالس)

---

130) (صحيح البخاري، كتاب الحَجِّ ، بَابُ عُمْرَةٍ فِي رَمَضَانَ.، 3/ 3، الحديث 1782 ، دار طوق النجاة، الطبعة: الأولى، 1422هـ)

131) (صحيح ابن حبان، كتاب الحَجِّ ، ذِكْرُ الْبَيَانِ بِأَنَّ الْعُمْرَةَ فِي رَمَضَانَ تَقُومُ مَقَامَ حَجَّةٍ لِمُعْتَمِرِهَا.، 9/ 12، الحديث 3699 ، مؤسسة الرسالة، ، الطبعة: الأولى، 1408 هـ - 1988 م)

132) (المُحَلَّى بِحُلَى أَسْرَارِ المُوَطَّأ، كتاب الحج، باب جامع ما جاء في العمرة، 4/ 480إلى 490، مكتبة اسماعيل ، برمنكهم، برطانية)

133) (فتح الباري، (قَوْلُهُ بَابُ عُمْرَةٍ فِي رَمَضَانَ)، 3/ 604، تحت الحديث 1782 ، دار المعرفة - بيروت، 1379ھ)

134) (نزهة المجالس،باب فضل صيام عاشوراء وصيام الأيام البيض والسود أيضا،1/ 177 ، المطبعه الكاستلية،عام النشر: 1283هـ)

135) (نزهة المجالس،باب فضل صيام عاشوراء وصيام الأيام البيض والسود أيضا،1/ 177 ، المطبعه الكاستلية،عام النشر: 1283هـ)

واقعاتِ عاشورہ: کتاب خیر المونس میں لکھا ہے کہ عاشورے کے روز حضرت ایوب علیہ السلام کی بیماری دور کی گئی۔ یونس علیہ السلام چالیس روز کے بعد اسی دن مچھلی کے پیٹ سے نکلے۔ اسی دن حضرت یعقوب علیہ السلام نے چالیس یا اسی برس کے بعد یوسف علیہ السلام سے ملاقات کی۔ اسی دن حضرت عیسی علیہ السلام پیدا ہوئے اور اسی دن آسمان پر زندہ اٹھالئے گئے۔ اسی دن حضور نبی کریم ﷺ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کو نکاح میں لائے۔ اسی دن اللہ تعالی نے آسمان وزمین، لوح وقلم اور آدم وحوا کو پیدا کیا۔ اور اسی دن قیامت برپا ہوگی۔ اور نواسۂ رسول حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ بھی اسی روز اپنے بہتر (۷۲) جانثاروں کے ساتھ شہید ہوئے۔

روزہ: طبرانی کی روایت میں آیا ہے کہ جو شخص محرّم کا ایک روزہ رکھے گا اسے تمہیں روزوں کا ثواب ملے گا۔ [136] حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول کریم ہے نے فرمایا: جو شخص یکم محرّم سے دسویں تک، دس روزے رکھے گا وہ فردوسِ اعلیٰ کا وارث بنایا جائے گا۔ اور جو شخص عاشورے کا روزہ رکھے گا اسے وہ مقبولیّت میّسر ہوگی گویا اس نے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی اولاد کے ہزار غلام آزاد کئے۔ اس کے واسطے جنت میں محل لکھے جائیں گے۔ اور اللہ تعالیٰ اس کے جسم پر دوزخ کی آگ حرام کردے گا۔ [137] (خیر الموانس)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جو عاشورہ کے دن روزہ رکھے گا اس کے لئے اللہ تعالیٰ ساٹھ سال کی عبادت کا ثواب لکھے گا۔ [138]

جو رات کو قیام کرے اور دن کو روزہ رکھے۔ یہ عاشورے کا دن بہت بزرگ دن ہے اس دن کا روزہ حضرت آدم علیہ السلام پر فرض تھا اور حضرت آدم علیہ السلام کے زمانے سے رسول کریم ﷺ کے زمانے تک پہلی امّتوں کے لئے یہ عید کا دن تھا سب لوگ اس دن خوشی کرتے رہے ہیں۔ [139] (انیس الواعظین، ص ۲۴۹)

تلاوت قرآن: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو عاشورہ کے دن ایک نیک کام کرے وہ ہزار نیک کام کا ثواب پائے گا اور جو شخص عاشورے کے دن دس آیتیں قرآن شریف کی پڑھے تو ایسا ہے کہ جیسے تمام قرآن شریف پڑھا۔ [140]

نوافل: تاجدار اولیاء سلطان الہند حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رضی اللہ عنہ کے اوراد میں لکھا ہے کہ جو شخص ماہِ محرّم شریف کی پہلی رات کو چھ رکعت نماز اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ ایک بار اور سورۃ اخلاص دس بار، تو اسے اللہ تعالی جنت میں محل عنایت کرے گا۔ اس نماز کے پڑھنے والے کی چھ ہزار بلائیں دور ہوتی ہیں اور چھ ہزار نیکیاں اس کے نامہ اَعمال میں لکھی جاتی ہیں۔ [141] جو شخص عاشورے کے دن چار رکعتیں اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں ایک دفعہ سورۃ فاتحہ اور گیارہ دفعہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ شریف کی سورت تو اللہ تعالیٰ اس کے پچاس برس کے گناہ بالکل مٹادے گا۔ [142] جو شخص دو رکعت نماز عاشورہ کے دن پڑھے اور سورۃ فاتحہ کے بعد ہر رکعت میں سورۂ اخلاص تین بار پڑھے تو اس کی اپنے کنبے کے لئے شفاعت مقبول ہوگی۔

---

136) (كنز العمال، كتاب الصوم، "محرم"، 8/ 572، الحديث 24236، مؤسسة الرسالة، الطبعة: الطبعة الخامسة، 1401هـ/ 1981م)

137) (نزهة المجالس،باب فضل صيام عاشوراء وصيام الأيام البيض والسود أيضا،1/ 177 ، المطبعه الكاستلية،عام النشر: 1283هـ)

138) (فضائل الأوقات (البيهقي)، بَابُ تَخْصِيصِ يَوْمِ عَاشُورَاءَ بِالذِّكْرِ، 1/ 439 ، الحديث 237 ،مكتبة المنارة ، الطبعة: الأولى، 1410ھ)

139) (انیس الواعظین، جلسہ 17، 328/1، ملک شبیر برادرز، سن اشاعت، 1999ء)

140) (انیس الواعظین، جلسہ 17، 328/1، ملک شبیر برادرز، سن اشاعت، 1999ء)

141) (راحت القلوب، جلسہ 17، 159/1، ملک شبیر برادرز، سن اشاعت، 1999ء)

142) (نزهة المجالس،باب فضل صيام عاشوراء وصيام الأيام البيض والسود أيضا،1/ 179 ، المطبعه الكاستلية،عام النشر: 1283هـ)

ایصالِ ثواب: جو مؤمن مسلمان عاشورہ کے دن چار رکعتیں برائے ایصالِ ثواب حضرات حسنین کریمین رضی اللہ عنہما پڑھے اور ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ اخلاص پندرہ دفعہ پڑھے تو دونوں شہزادگان قیامت میں اس کی شفاعت کریں گے۔[143] (انیس الواعظین)

اوراد و وظائف: جو شخص عاشورہ کے روز ستر مرتبہ حَسْبِيَ اللهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ، نِعْمَ الْمَوْلَى وَنِعْمَ النَّصِيرُ. پڑھے تو اللہ تعالی اسے بخش دے گا اور اس کا نام اولیاء و مشائخ میں لکھا جائے گا۔[144] (راحت القلوب)

جو شخص عاشورہ کے دن قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ. ایک ہزار مرتبہ پڑھے گا تو اللہ تعالی اس پر رحمت کی نظر ڈالے گا اور اسے صدّیقوں کے دفتر میں لکھے گا۔[145] (نزہۃ المجالس)

غسل کرنا: جو شخص عاشورہ کے دن اللہ تعالی کی عبادت کے لئے غسل کرے وہ برص و جُذام[146] سے بے خوف ہو گا اور سارے برس میں مرضِ موت کے علاوہ اور کسی مرض میں مبتلا نہ ہو گا۔[147] (انیس الواعظین)

سُرمہ لگانا: جو شخص عاشورہ کے دن آنکھوں میں سرمہ لگائے اس کی آنکھ بھی نہ دُکھے گی اور اللہ تعالی اس کی آنکھوں کو اندھا ہونے اور آگ کے جلنے سے محفوظ رکھے گا۔[148]

یتیموں سے شفقت: حدیث میں آیا ہے کہ جو شخص عاشورہ کے دن یتیم کے سر پر شفقت سے ہاتھ پھیرے تو ہر بال کے بدلے جو اس کے ہاتھ کے نیچے آئے درجہ بلند کیا جائے گا۔[149] (نزہۃ المجالس)

خیرات کرنا: جو شخص غُرباء و مساکین کو اس مبارک دن میں خیرات دے گا اور کسی مسکین و محتاج کی عظمت و توقیر کرے گا تو اللہ تعالی اس دن توقیر و عظمت کرے گا جس دن وہ قبر میں رکھا جائے گا۔(خیر الموانس)

غصہ سے بچنا: جو شخص اس مبارک دن غصہ پی لے گا اسے اللہ تعالی راضیین میں لکھے گا۔[150] (خیر الموانس)

رہنمائی کرنا: جو شخص عاشورہ کے دن کسی راہ سے بھٹکے ہوئے کو راستہ بتادے گا تو حق تعالی اس کے دل کو نور سے بھر دے گا۔[151] (خیر الموانس)

---

143) (انیس الواعظین، جلسہ 17، 1/328، ملک شبیر برادرز، سن اشاعت، 1999ء)

144) (راحت القلوب، جلسہ 17، 1 ج 1 ص 159 الی 160، ملک شبیر برادرز، سن اشاعت، 1999ء)

145) (نزهة المجالس،باب فضل صيام عاشوراء وصيام الأيام البيض والسود أيضا،1/ 177 ، المطبعه الكاستلية،عام النشر: 1283هـ)

146) جزام ایک ایسا مرض ہے جو آہستہ آہستہ جسم پر اثر انداز ہوتا ہے، خاص طور پر جلد اور اعصاب کو خراب کرتا ہے، اور اگر علاج نہ کیا جائے تو جسمانی نقص (disability) پیدا کر سکتا ہے۔ط۔ضیائی

147) (نزهة المجالس،باب فضل صيام عاشوراء وصيام الأيام البيض والسود أيضا،1/ 178 ، المطبعه الكاستلية،عام النشر: 1283هـ)

(الغنية لطالبي طريق الحق عز وجل، القسم الثالث في المجالس، مجلس في فضائل يوم عاشوراء، 2/ 88 ، دار الكتب العلمية، بيروت – لبنان، الطبعة: الأولى، 1417 هـ - 1997 م)

148) (نزهة المجالس،باب فضل صيام عاشوراء وصيام الأيام البيض والسود أيضا،1/ 178 ، المطبعه الكاستلية،عام النشر: 1283هـ)

(الغنية لطالبي طريق الحق عز وجل، القسم الثالث في المجالس، مجلس في فضائل يوم عاشوراء، 2/ 88 ، دار الكتب العلمية، بيروت – لبنان، الطبعة: الأولى، 1417 هـ - 1997 م)

149) (نزهة المجالس، باب في الإحسان لليتيم،1/ 152 ، المطبعه الكاستلية،عام النشر: 1283هـ)

150) (نزهة المجالس،باب فضل صيام عاشوراء وصيام الأيام البيض والسود أيضا،1/ 178 ، المطبعه الكاستلية،عام النشر: 1283هـ)

151) (نزهة المجالس،باب فضل صيام عاشوراء وصيام الأيام البيض والسود أيضا،1/ 178 ، المطبعه الكاستلية،عام النشر: 1283هـ)

صلح جوئی کرنا: جو شخص دو آدمیوں کے درمیان عاشورہ کے دن صلح کرادے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے دشمن کے درمیان صلح کرادے گا۔ اور جنت واجب کردے گا۔(انیس الواعظین)

سبیل وشربت: ولی کامل علامہ شیخ احمد مجد شیبانی رحمۃ اللہ علیہ بروزِ عاشورہ نئے کٹوروں میں شربت ڈال کر اپنے سر پر اٹھاتے اور ساداتِ کرام کے گھروں میں لے جا کر یتیموں، فقیروں کو پلاتے اور ان پر گریہ (رونے) کی کیفیت طاری ہوتی اور جہاں تک ہو سکتا ہے صحابہ کرام اور تمام مشائخ رضوان اللہ علیہم اجمعین کا عرس شریف مناتے۔(اخبار الاخیار ، ص ۱۸۴)

(اخبارالاخیار [مترجم]، طبقہ سوم، شیخ احمد مجد شیبانی، ص398، مدینہ پبلشنگ کمپنی، بندر روڈ، کراچی)

حکمِ ماتم: آنکھ میں آنسو اور دل میں غم ہے (مگر) ہم وہی کہیں گے جو ہمارے رب عزوجل کی رضا ہے۔ جس نے رخساروں کو پیٹا، گریبان کو پھاڑا اور جاہلیّت (بین) کی آواز نکالی وہ ہم میں سے نہیں۔[152] (مشکوۃ)

(۱۶) اللہ کی راہ میں چلنا

حضرت ابو مضاء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: لَسَفْرَةٌ فِي سَبِيلِ اللهِ خَيْرٌ مِنْ خَمْسِينَ حَجَّةً. [153]

ترجمہ: البتہ اللہ کی راہ میں ایک بار سفر کرنا پچاس حجوں کے برابر ہے۔(رواه ابو الحسن الصيقلي في الاربعين، الجامع الصغير ، ص ۱۲۳، ج ۲)

فائدہ: حق کی رضائے طلبی مدِّ نظر ہو تو ہر نیک کام کے لئے چلنے سے مذکورہ بالا ثواب ملنے کی امید ہے مثلاً گھر سے چل کر مسجد کو آنا، علم کے حصول کے لئے مدارسِ دینیہ کا رخ کرنا، رشتہ داروں، عزیزوں کی ملاقات کو جانا وغیرہ وغیرہ اسی زُمرہ میں ہیں، "دعوتِ اسلامی" کے مبلغین اور ان کے ساتھ چل کر نیکی کی باتیں سکھانے والے وغیرہ وغیرہ۔

اس قسم کی روایات ضعیف سہی لیکن اس کریم کی رحمت کی وُسعت کے سامنے یہ اجر وثواب تو کچھ بھی نہیں۔" رحمتِ حق بہانه می جوید (یعنی اللہ کی رحمت بہانہ تلاش کرتی ہے)۔ انسان کو چاہئے کہ نیکی میں لگا رہے کوئی نیکی تو قبول ہو گی۔

(۱۷) اللہ کی راہ میں جہاد کرنا

حضرت مکحول سے مرسلاً مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: لَغَزْوَةٌ فِي سَبِيلِ اللهِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَرْبَعِينَ حَجَّةً[154]

ترجمہ: اللہ کی راہ میں ایک مرتبہ لڑائی لڑنا میرے نزدیک چالیس حجوں سے زیادہ محبوب ہے"۔ وَاللهُ تَعَالَى أَعْلَمُ.

(رواه عبد الجبار الخولانى فى تاريخ داريا، السيوطي في الجامع الصغير ، ص ۱۲۴، ج ۲)

فائدہ: جہاد کے فضائل مشہور و معروف ہیں تفصیل کی ضرورت نہیں۔

(۱۸) مہمان کو کھانا کھلانا

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

---

152) (مشكاة المصابيح، كِتَابُ الْجَنَائِز،بَاب دفن الْمَيِّت،1/ 541، الحديث 1725، المكتب الإسلامي، الطبعة: الثالثة، 1985م)

153) (الجامع الصغير وزيادته ،1/ 10147 ، الحديث 10147 ،تاريخ النشر بالشاملة: 8 ذو الحجة 1431ھ)

154) (الجامع الصغير وزيادته ،1/ 10168 ، الحديث 10168 ،تاريخ النشر بالشاملة: 8 ذو الحجة 1431ھ)

إِذَا دَخَلَ الضَّيْفُ بَيْتَ الْمُؤْمِنِ، دَخَلَ مَعَهُ أَلْفُ بَرَكَةٍ وَأَلْفُ رَحْمَةٍ، وَكُتِبَ لِصَاحِبِ الْمَنْزِلِ بِكُلِّ لُقْمَةٍ يَأْكُلُهَا الضَّيْفُ حَجَّةٌ وَعُمْرَةٌ.

ترجمہ: جب مہمان مؤمن کے گھر میں داخل ہوتا ہے تو اس کے ساتھ ایک ہزار برکتیں اور ایک ہزار رحمتیں داخل ہوتی ہیں اور گھر والے کے لئے ہر اس لقمہ کے عوض میں جسے مہمان کھاتا ہے ایک حج اور ایک عمرہ لکھا جاتا ہے"۔[155] (نزہۃ المجالس ، ص ۲۱۶، ج ۱)

مہمان نوازی بہت بڑی عبادت ہے۔اس موضوع پر فقیر کے رسالے "فضائل مہمان نوازی" کا مطالعہ فرمائیے۔

(۱۹) مسلمان کی حاجت روائی

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے محبوب ﷺ نے فرمایا:

مَنْ قَضَى لأَخِيهِ الْمُسْلِمِ حَاجَةً كانَ لَهُ مِنَ الأَجْرِ كَمَنْ حَجَّ وَاعْتَمَرَ[156]

ترجمہ: جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی حاجت پوری کرے اس کے لئے اُس شخص جیسا اجر ہے جو حج و عمرہ کرے۔(رواہ الخطیب في التاریخ في الجامع الصغیر، ص۱۷۹، ج۲)

فائدہ: حسبِ استطاعت ہر مسلمان بھائی کی جائز حاجت پورا کرنے کے بے شمار فضائل و فوائد ہیں۔امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے "احیاء العلوم" میں تفصیل سے بیان فرمائے ہیں، دیکھئے فقیر کا ترجمہ "انطاق المفہوم ترجمہ احیاء العلوم"۔

(۲۰) کسی کا دل راضی کرنا

حضرت مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: وَاللهُ تَعَالَى أَعْلَمُ

دل بدست آور کہ حج اکبر است — از ہزاران کعبہ یک دل بہتر است

کعبہ بنگاہ خلیل آذر است — دل گزرگاہ جلیل اکبر است

ترجمہ: اے بندۂ خدا تو ایک دل کو حاصل کر (راضی کر) یہ حج اکبر ہے۔اور ایک دل ہزاروں کعبوں سے بہتر ہے، اس کی وجہ یہ ہے کہ کعبہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ (علیہ السلام) کی بنائی ہوئی چیز ہے اور دل اللہ تعالی کی گزرگاہ ہے۔

فائدہ: جائز امور میں انسان کوشش کرے کہ کسی کی دل آزاری نہ کرے اور ہر دل کو جائز امور میں راضی کرنے کی کوشش کرے، پھر اللہ کی نوازشات کا نظارہ کرے۔ کبھی اللہ عزوجل اپنے بندوں کو آزمانے کے لئے ملائکہ کو آدمیوں کی صورت میں بھیجتا ہے تو جو خوش بخت منشائے ایزدی (اللہ کی مرضی) کے مطابق اُترتا ہے اس سے اللہ بہت خوش ہوتا ہے اور جو خلاف کرتا ہے سزا پاتا ہے، اس پر صحیحین کی حدیث شریف ملاحظہ ہو:

حدیث شریف: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بنی اسرائیل میں تین آدمی تھے ایک کوڑھی، دوسرا گنجا، تیسرا اندھا۔اللہ تعالیٰ نے ان کو آزمانا چاہا اور ان کے پاس ایک فرشتہ بھیجا، پہلے وہ کوڑھی کے پاس آیا اور پوچھا تجھ کو کیا چیز پیاری ہے؟ اس نے کہا مجھے اچھی رنگت اور خوبصورت کھال مل جائے اور یہ بلا (بیماری) جاتی رہے۔ جس سے لوگ مجھے اپنے پاس بیٹھنے نہیں دیتے اور گھن کرتے ہیں۔ تو فرشتے نے اپنا ہاتھ اس کے بدن پر پھیر دیا۔ وہ شخص اسی وقت اچھا ہو گیا۔ اور اچھی کھال اور خوبصورت رنگ نکل آیا۔ پھر پوچھا کہ مالوں میں سے کس مال سے زیادہ رَغبت ہے؟ اس نے کہا: اونٹ سے۔ پس ایک گابھن اونٹنی بھی اس کو دے دی۔

---

155) (نزهة المجالس، باب الكرم والفتوة ورد السلام ،1/ 210 ، المطبعه الكاستلية،عام النشر: 1283هـ)

156) (الجامع الصغير وزيادته ،1/ 12564 ، الحديث 12564 ،تاريخ النشر بالشاملة: 8 ذو الحجة 1431ھ)

اور کہا کہ اللہ تعالیٰ تجھے اس میں برکت دے۔ پھر گنجے کے پاس آیا اور پوچھا تجھے کون سی چیز پیاری ہے ؟اس نے کہا: میرے اچھے بال نکل آئیں اور یہ بلا مجھ سے جاتی رہے کہ لوگ جن سے گھن کرتے ہیں۔ فرشتے نے اپنا ہاتھ اس کے سر پر پھیر دیا، وہ شخص فوراً اچھا ہو گیا اور اچھے بال نکل آئے۔ پھر پوچھا تجھ کو کون سا مال پسند ہے ؟اس نے کہا: گائے۔ پس اس کو ایک اچھی گائے دے دی اور کہا: اللہ تعالیٰ تجھے اس میں برکت بخشے۔ پھر اندھے کے پاس آیا۔ اس سے پوچھا تجھ کو کیا چیز چاہئے ؟اس نے کہا: اللہ تعالیٰ میری نگاہ درست کر دے کہ سب آدمیوں کو دیکھوں۔ اس فرشتے نے اس کی آنکھوں پر ہاتھ پھیر دیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی نگاہ درست کر دی۔ پھر پوچھا تجھ کو کیا مال پیارا ہے ؟اس نے کہا: بکری۔ پس اس کو ایک گابھن بکری دے دی۔ تینوں کے جانوروں نے بچے دیئے، تھوڑے دنوں میں جنگل اس کے اونٹوں سے بھر گیا اور اس کی گائے سے اور اس کی بکریوں سے۔ پھر وہ فرشتہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے اسی پہلی صورت میں کوڑھی کے پاس آیا اور کہا کہ میں مسکین آدمی ہوں، میرے سفر کا سب سامان ختم ہو گیا ہے آج میرے پہنچنے کا کوئی وسیلہ نہیں سوائے اللہ کے اور پھر تیرا۔ میں اس اللہ کے نام پر جس نے تجھے حسین رنگت اور عمدہ کھال عنایت فرمائی تجھ سے ایک اونٹ مانگتا ہوں کہ اس پر سوار ہو کر اپنے گھر پہنچ جاؤں۔ وہ بولا یہاں سے چل دور ہو۔ مجھے اور بہت سے حقوق ادا کرنے ہیں، تیرے دینے کی اس میں گنجائش نہیں۔ فرشتہ نے کہا: شاید تجھ کو تو میں پہچانتا ہوں۔ کیا تو کوڑھی نہیں تھا کہ لوگ تجھ سے گھن کرتے تھے اور تو بڑی مشکل میں تھا پھر تجھ کو اللہ نے اس قدر مال عنایت فرمایا۔ اس نے کہا: واہ کیا خوب یہ مال تو میری کئی پُشتوں سے باپ دادا کے وقت سے چلا آتا ہے۔ فرشتہ نے کہا: اگر تو جھوٹا ہو تو اللہ تعالیٰ تجھ کو ویسا ہی کر دے جیسا پہلے تھا۔ پھر گنجے کے پاس اس پہلی صورت میں آیا اور اسی طرح اس سے بھی سوال کیا اور اس نے بھی ویسا ہی جواب دیا۔ فرشتے نے کہا: اگر تو جھوٹا ہو تو اللہ تعالیٰ تجھ کو ویسا ہی کر دے جیسا تو پہلے تھا۔ پھر اندھے کے پاس پہلی صورت میں آیا اور کہا: میں مسافر ہوں، بے سامان ہو گیا ہوں، آج بجز (سوائے) خدا کے اور پھر تیرے کوئی میرا وسیلہ نہیں ہے۔ میں اس کے نام پر جس نے دوبارہ تجھ کو نگاہ بخشی، تجھ سے ایک بکری مانگتا ہوں کہ اس سے اپنی کار روائی کر کے سفر پورا کروں۔ اس نے کہا: بے شک میں اندھا تھا اللہ تعالیٰ نے محض اپنی رحمت سے مجھ کو نگاہ بخشی۔ جتنا تیرا جی چاہے لے جا اور جتنا چاہے چھوڑ جا۔ خدا کی قسم! کسی چیز سے میں تجھ کو منع نہیں کرتا۔ فرشتہ نے کہا کہ تو اپنا مال اپنے پاس رکھ مجھ کو کچھ نہیں چاہئے۔ فقط تم تینوں کی آزمائش منظور تھی، سو ہو چکی۔ اللہ تعالیٰ تجھ سے راضی ہوا اور ان دونوں سے ناراض۔ (157)

فائدہ: اس طرح کے کئی واقعات فقیر نے "گداگری اور اس کا علاج" رسالہ میں لکھے ہیں۔ اس حدیث شریف سے اہلسنت کے متعدد عقائد و مسائل واضح ہوتے ہیں: (۱) نور بشر کے لباس میں آتا ہے۔

(۲) جب بشری لباس میں ہوتا ہے تو بشری تقاضوں پر عمل کرتا ہے اس سے اس کی نورانیت میں فرق نہیں آتا، اسی لئے ہم کہتے ہیں کہ اس فرشتے کی حقیقت نور تھی تو شکل بشر، یونہی بلا تمثیل کہہ دو کہ ہمارے نبی پاک ﷺ کی حقیقت نور ہے تو شکل بشری ہے۔

(۳) فرشتہ ماذون و مامور (حکم کا پابند) ہو کر آیا تو وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے ان تینوں کے سوال پر فوراً وہی دے دیا جو انہوں نے مانگا۔ اسی لئے ہم کہتے ہیں کہ انبیاء و اولیاء بھی نائبِ حق ہیں وہ باذن اللہ (اللہ کے حکم سے) جسے جو چاہیں دیں۔

(۴) دوسری بار فرشتہ آیا تو امتحان کے بعد جو فیل ہو گیا اسے فوراً اسی طرح بنا دیا جیسے وہ پہلے تھا۔ اس لئے ہم محبوبانِ خدا کے لئے کہتے ہیں، "تیرے منہ سے جو بات نکلی وہ ہو کے رہی۔"

---

157) (صحيح البخاري، كتاب احاديث الانبياء، بَابُ مَا ذُكِرَ عَنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ، 4/ 171، الحديث 3464، دار طوق النجاة، الطبعة الاولى، 1422هـ)

(۲۱)صبح وشام تسبیح پڑھنا

حضرت عمرو بن شعیب اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَنْ سَبَّحَ اللهَ مِائَةً بِالْغَدَاةِ وَمِائَةً بِالْعَشِيِّ كَانَ كَمَنْ حَجَّ مِائَةَ حَجَّةٍ[158]

ترجمہ: جو شخص صبح کے وقت ایک سو مرتبہ سُبْحَانَ اللہ پڑھے اور شام کے وقت ایک سو مرتبہ سُبْحَانَ اللہ پڑھے وہ اس شخص جیسا ہے جس نے ایک سو حج کئے۔ (رواه الترمذی وابو داؤ دو قال الترمذی هذا حديث غريب) (مشكوة شريف ، ص ۱۸۲، ج ۱)

(۲۲)ایک مخصوص تسبیح پڑھنا

حدیث شریف میں ہے کہ ایک رات صبح تک حضرت موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام نے اللہ تعالیٰ کی عبادت کی، پھر آپ علیہ الصلوۃ والسلام کو اپنی یہ عبادت اچھی لگی تو اللہ تعالیٰ نے انہیں یہ بات بتانا چاہی۔ پس آپ علیہ الصلوۃ والسلام سمندر کے کنارے سے گزرے تو اچانک ایک مینڈک نے کہا: اے موسیٰ گزشتہ رات آپ علیہ الصلوۃ والسلام کو اپنی عبادت اچھی لگی تھی حالانکہ میں چار سو سال سے اللہ تعالیٰ کی تسبیح پڑھا ہوں اور اس کی پاکی بیان کر رہا ہوں۔ آپ علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس نے تجھے بولنے کی توفیق بخشی یہ بتا کہ تیری تسبیح کیا ہے؟ اس نے کہا کہ میں یہ تسبیح پڑھتا ہوں:

سُبْحَانَ مَنْ يُسَبِّحُ لَهُ مَنْ فِي الْبِحَارِ، سُبْحَانَ مَنْ يُسَبِّحُ لَهُ مَنْ فِي الْأَرْضِ الْقِفَارِ، سُبْحَانَ مَنْ يُسَبِّحُ لَهُ مِنْ رُؤُوسِ الْجِبَالِ،

سُبْحَانَ مَنْ يُسَبِّحُ لَهُ بِكُلِّ شَفَةٍ وَلِسَانٍ..[159]

ترجمہ: پھر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص ہر روز یا ہر مہینے میں یا ہر سال میں ایک مرتبہ یہ تسبیح پڑھے اللہ تعالیٰ اس کے لئے اولادِ اسماعیل علیہ السلام سے ایک ہزار غلام آزاد کرنے کا ثواب عطا فرمائے گا۔

(۲۳)غروبِ آفتاب کے وقت آیۃ الکرسی پڑھنا

شیخ عبد الرحمن صفوری رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: فِي حَدِيثٍ آخَرَ: مَنْ قَرَأَهَا عِنْدَ غُرُوبِ الشَّمْسِ أَرْبَعِينَ مَرَّةً، كَتَبَ اللهُ لَهُ أَرْبَعِينَ حَجَّةً.[160]

ترجمہ: اور دوسری روایت میں آیا ہے کہ جو شخص آیت الکرسی کو غروبِ آفتاب کے وقت چالیس مرتبہ پڑھے اللہ تعالیٰ اس کے لئے چالیس حج کا ثواب لکھتا ہے۔ (نزبة المجالس ، ص ۳۷، ج ۱)

آخری گذارش: جس قدر اَعمالِ صالحہ واَذکارِ مبارکہ فقیر کو میّسر آئے اس رسالہ میں لکھ دیئے، ممکن ہے کہ مزید بھی ہوں لیکن آخرت سنوارنے کے لئے یہ بھی کوئی معمولی سرمایہ نہیں۔

مزید براں اور مشورہ مخلصانہ: زندگی کا کوئی بھروسہ نہیں، پلک جھپکنے میں کیا سے کیا ہو جاتا ہے۔

---

158) (مشكاة المصابيح، كِتَابُ الدَّعْوَات،بَاب ثَوَابُ التَّسْبِيحِ وَالتَّحْمِيدِ،2/ 715، الحديث 2312، المكتب الإسلامي، الطبعة: الثالثة، 1985م)

159) (نزهة المجالس، باب قوله تعالى سبحان الذي أسرى بعبده ليلا،2/ 88، المطبعه الكاستلية،عام النشر: 1283هـ)

160) (نزهة المجالس، كتاب العقائد وفضل الذكر والقرآن وآيات منه وسور،فصل في فضل البسملة،1/ 40، المطبعه الكاستلية،عام النشر: 1283هـ)

اسی لئے وقت کو غنیمت سمجھ کر ہر وقت ذکر الٰہی میں مصروف رہیں اور نماز کی پابندی کریں، فقیر چند اَذکار عرض کر دیتا ہے اس پر کاربند رہیں تو آخرت کا بہترین سرمایہ ہے۔

نماز کے بعد کے ذکر و دعاء: نماز کے بعد جو اَذکارِ طویلہ (لمبے اذکار) اَحادیث مبارکہ میں وارد ہیں وہ ظہر و مغرب و عشاء میں سنتوں میں پڑھے جائیں قبلِ سنت مختصر دعا پر قناعت چاہئے ورنہ سنتوں کا ثواب کم ہو جائے گا۔[161] (رد المحتار)

تنبیہ: اَحادیث میں کسی دعا کی نسبت جو تعداد وارد ہے اس سے کم یا زیادہ نہ کرے کہ جو فضائل ان اذکار کے لئے ہیں وہ اس عدد کے ساتھ مخصوص ہیں ان میں کم و زیادہ کرنے کی مثال یہ ہے کہ کوئی قفل کسی خاص کنجی سے کھلتا ہے اب اگر کنجی میں دندانے کم یا زائد کر دیں تو اس سے نہ کھلے گا، البتہ اگر شمار میں شک واقع ہو تو زیادہ کر سکتا اور یہ زیادت نہیں بلکہ اِتمام (مکمل کرنا) ہے۔ (رد المحتار)

ہر نماز کے بعد تین بار استغفار کرے اور آیۃ الکرسی، تینوں **قل** ایک ایک بار پڑھے اور سُبْحَانَ اللهِ ۳۳ بار، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ۳۳ بار، اَللهُ أَكْبَرُ ۳۴ بار لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ. ایک بار پڑھے اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے اگرچہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہوں اور فجر اور عصر کے بدلے بغیر کلام کئے۔ اور عصر کے بغیر پاؤں بدلے لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، بِيَدِهِ الْخَيْرُ يُحْيِي وَيُمِيتُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ. دس دس بار پڑھے بعد ہر نماز پیشانی یعنی سر کے اگلے حصہ پر ہاتھ رکھ کر پڑھے۔ بِسْمِ اللهِ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيمُ، اللَّهُمَّ أَذْهِبْ عَنِّي الْهَمَّ وَالْحَزَنَ. اور ہاتھ کھینچ کر ماتھے تک لائے۔

حدیث (۱): ابوداؤد حضرت انس رضی اللہ عنہ سے راوی کہ حضور ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ نمازِ فجر کے بعد طلوعِ آفتاب تک اور عصر کے بعد غروب تک ذکر کرنا اس سے بہتر ہے کہ چار چار غلام بنی اسمٰعیل سے آزاد کئے جائیں۔[162]

حدیث (۲): ترمذی انہیں سے راوی کہ ارشاد ہوا: فجر کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھ کر آفتاب نکلنے تک ذکر کرے پھر بعد بلندیٔ آفتاب دو رکعت نماز پڑھے تو ایسا ہے کہ جیسے حج و عمرہ کیا پورا پورا۔[163]

حدیث (۳): بخاری و مسلم مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے راوی کہ حضور اقدس ﷺ ہر فرض نماز کے بعد یہ دعا پڑھتے:

لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، اللهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ، وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ، وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ[164]

حدیث (۴): صحیح مسلم میں حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور ﷺ سلام پھیر کر بلند آواز سے یہ دعا پڑھتے:

---

161) (حاشية ابن عابدين = رد المحتار، كتاب الصلاة، فصل في بيان تأليف الصلاة إلى انتهائها، فروع قرأ بالفارسية أو التوراة أو الإنجيل، 1/ 530، شركة مكتبة ومطبعة مصطفى البابي الحلبي وأولاده بمصر، الطبعة: الثانية، 1386 هـ - 1966 م)

162) (سنن أبي داود، كتاب العلم،باب في القصص، 3/ 324، الحديث 3667، المكتبة العصرية)

163) (سنن الترمذي، أَبْوَابُ السَّفَرِ،بَابُ ذِكْرِ مَا يُسْتَحَبُّ مِنَ الْجُلُوسِ فِي الْمَسْجِدِ بَعْدَ صَلَاةِ الصُّبْحِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ، 2/ 481، الحديث 586، شركة مكتبة، الطبعة: الثانية، 1395 هـ - 1975 م)

164) (صحيح مسلم ، كتاب الصَّلَاةِ ، بَابُ اعْتِدَالِ أَرْكَانِ الصَّلَاةِ وَتَخْفِيفِهَا فِي تَمَامٍ ،1/ 414 ، الحديث 593 ، دار إحياء التراث العربي، عام النشر: 1374 هـ - 1955 م)

لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَلَا نَعْبُدُ إِلَّا إِيَّاهُ، لَهُ النِّعْمَةُ وَلَهُ الْفَضْلُ، وَلَهُ الثَّنَاءُ الْحَسَنُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ[165]

حدیث (۵): بخاری و مسلم میں مروی ہے کہ فقرائے مہاجرین حاضرِ خدمت اقدس ہوئے اور عرض کی: مالداروں نے بڑے بڑے درجے اور لازوال نعمت حاصل کی، ارشاد فرمایا: کیا سبب ہے؟ لوگوں نے عرض کی جیسے ہم نماز پڑھتے ہیں وہ بھی پڑھتے ہیں اور جیسے ہم روزہ رکھتے ہیں وہ بھی رکھتے ہیں اور وہ صدقہ کرتے ہیں ہم نہیں کر سکتے ہیں اور وہ غلام آزاد کرتے ہیں ہم نہیں کر سکتے۔ ارشاد فرمایا: کیا تمہیں ایسی بات نہ سکھادوں جس سے ان لوگوں کو پالو جو تم سے آگے بڑھ گئے اور بعد والوں پر سبقت لے جاؤ اور تم سے کوئی افضل نہ ہو مگر وہ جو تمہاری طرح کرے۔ لوگوں نے عرض کی: ہاں یارسول اللہ ﷺ! ارشاد فرمایا کہ ہر نماز کے بعد تینتیس(۳۳) تینتیس(۳۳) بار سُبْحَانَ اللهِ، الْحَمْدُ لِلّٰهِ، اللهُ أَكْبَرُ کہا کرو۔ ابو صالح کہتے ہیں کہ پھر فقرائے مہاجرین حاضر ہوئے اور عرض کی ہم نے جو کیا اس کو ہمارے بھائی مالداروں نے سنا تو انہوں نے بھی ویسا ہی کیا، ارشاد فرمایا: یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہتا ہے دیتا ہے۔ ابو صالح کا کلام صرف مسلم میں ہے۔

حدیث (۶): صحیح مسلم میں حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ارشاد فرماتے ہیں: کچھ اَذکار نماز کے بعد کے ہیں جن کا کہنے والا نامراد نہیں رہتا ہر فرض نماز کے بعد سُبْحَانَ اللهِ ۳۳ بار، الْحَمْدُ لِلّٰهِ ۳۳ بار، اللهُ أَكْبَرُ ۳۴ بار[166]

حدیث (۷): صحیح مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں: جو ہر نماز کے بعد ۳۳ بار سُبْحَانَ اللهِ ۳۳ بار الْحَمْدُ لِلّٰهِ ۳۳ بار اللهُ أَكْبَرُ کہے کہ یہ کل ننانوے ہوئے اور یہ کلمہ کہہ کر ۱۰۰ پورا کرلے لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ.. تو اس کی تمام خطایں بخش دی جائیں گی اگرچہ دریا کی جھاگ کے مثل ہوں۔[167]

حدیث (۸): بیہقی شعب الایمان میں راوی کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو اسی منبر پر فرماتے سُنا جو ہر نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھ لے اسے جنت میں داخل ہونے سے کوئی چیز مانع نہیں، سوائے موت کے یعنی مرتے ہی جنت میں چلا جائے اور لیٹتے وقت جو اسے پڑھ لے اللہ تعالیٰ اس کے اور اس کے پڑوسی کے گھر کو اور آس پاس کے گھر والوں کو شیطان اور چور سے امن دے گا۔[168]

حدیث (۹): امام احمد، عبد الرحمن بن غنم سے اور ترمذی حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہما سے راوی کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں: مغرب اور صبح کے بعد بغیر جگہ بدلے اور پاؤں موڑے جو دس بار یہ دعا پڑھ لے: لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اس کے لئے ہر ایک کے بدلے دس نیکیاں لکھی جائیں گی اور دس گناہ محو کئے جائیں گے اور دس درجے بلند کئے جائیں گے اور یہ دعا اس کے لئے ہر بُرائی و شیطان رجیم سے حفظ و امان ہے اور کسی گناہ کو حلال نہیں کہ اسے پہنچے سوا شرک کے اور وہ سب سے عمل میں اچھا ہے مگر وہ جو اس سے افضل کہے تو یہ بڑھ جائے گا۔ دوسری روایت میں فجر و عصر آیا ہے اور حنفیہ کے مذہب سے زیادہ مناسب یہی ہے۔[169]

---

165) (صحيح مسلم ،كتاب الصَّلَاةِ ، بَابُ اسْتِحْبَابِ الذِّكْرِ بَعْدَ الصَّلَاةِ وَبَيَانِ صِفَتِهِ ،1/ 415 ، الحديث 594 ، دار إحياء التراث العربي، عام النشر: 1374 هـ - 1955 م)

166) (صحيح مسلم ،كتاب الصَّلَاةِ ، بَابُ اسْتِحْبَابِ الذِّكْرِ بَعْدَ الصَّلَاةِ وَبَيَانِ صِفَتِهِ ،1/ 418 ، الحديث 596 ، دار إحياء التراث العربي، عام النشر: 1374 هـ - 1955 م)

167) (صحيح مسلم ،كتاب الصَّلَاةِ ، بَابُ اسْتِحْبَابِ الذِّكْرِ بَعْدَ الصَّلَاةِ وَبَيَانِ صِفَتِهِ ،1/ 418 ، الحديث 597 ، دار إحياء التراث العربي، عام النشر: 1374 هـ - 1955 م)

168) (شعب الإيمان،فصل في فضائل السور والآيات، تخصيص آية الكرسي بالذكر،2/ 458، الحديث 2391، دار الكتب العلمية، ، الطبعة: الأولى، 1421 هـ - 2000 م)

169) (سنن الترمذي،أَبْوَابُ الدَّعَوَاتِ، بَاب فِي فَضْلِ التَّوْبَةِ وَالِاسْتِغْفَارِ وَمَا ذُكِرَ مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ بِعِبَادِهِ.،5/ 544، الحديث 3534، شركة مكتبة ، الطبعة: الثانية، 1395 هـ - 1975 م)

حدیث (۱۰): امام احمد وابو داؤد ونسائی روایت کرتے ہیں کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑ کر ارشاد فرمایا: اے معاذ! میں تجھے محبوب رکھتا ہوں، میں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ میں بھی حضور ﷺ کو محبوب رکھتا ہوں۔ فرمایا: تو ہر نماز کے بعد اسے کہہ لینا چھوڑنا نہیں: اللهُمَّ أَعِنِّي عَلَى ذِكْرِكَ، وَشُكْرِكَ، وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ[170]

حدیث (۱۱): ترمذی امیر المؤمنین حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں کہ حضور ﷺ نے نجد کی جانب ایک لشکر بھیجا وہ جلد واپس ہوا اور غنیمت بہت لایا، ایک صاحب نے کہا: اس لشکر سے بڑھ کر ہم نے کوئی لشکر نہیں دیکھا جو جلد واپس ہوا ہو اور غنیمت زیادہ لایا ہو۔ اس پر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ کیا تم کو وہ قوم نہ بتادوں جو غنیمت اور واپسی میں ان سے بڑھ کر ہیں، جو لوگ نمازِ صبح میں حاضر ہوئے پھر بیٹھے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے رہے۔ یہاں تک کہ آفتاب طلوع کر آئے وہ جلد واپس ہونے والے اور زیادہ غنیمت والے ہیں۔[171]

فَقَطْ وَالسَّلَامُ

مدینے کا بھکاری

الفقیر، القادری، ابو الصالح **محمد فیض احمد اویسی رضوی** غفرلہ

بہاول پور، پاکستان

۱۲ جمادی الثانی، ۱۴۲۱ھ۔ بروز سوموار قبل صلاۃ العصر

---

170) (مسند أحمد ، حَدِيثُ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ.، 36/ 443، الحديث 22126، مؤسسة الرسالة، الطبعة: الأولى، 1421 هـ - 2001 م)

171) (سنن الترمذي، أَبْوَابُ الدَّعَوَاتِ، بَاب فِي فَضْلِ التَّوْبَةِ وَالِاسْتِغْفَارِ وَمَا ذُكِرَ مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ بِعِبَادِهِ.، 5/ 559، الحديث 3561، شركة مكتبة ، الطبعة: الثانية، 1395 هـ - 1975 م)